REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS
FOR INDIA AT NO. R.N.61/57.

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم وعلٰی عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۳

شمارہ ۱۳

ایڈیٹر۔ محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر۔ جاوید اقبال اختر

شرحِ چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالک غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN

۳ ربیع الاوّل ۱۳۹۴ھ — ۲۸ امان ۱۳۵۳ ہش — ۲۸ مارچ ۱۹۷۴ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۶ امان (مارچ) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں آنے والے مہمانوں کی زبانی معلوم ہوا کہ گزشتہ دنوں حضور انور کو پیچش کی شکایت رہی۔ نیز گھٹنے پر چوٹ آنے اور ساتھ ہی چیچک کا ٹیکہ لگوانے سے تکلیف رہی۔ چنانچہ بسلسلہ علاج حضور لاہور بھی تشریف لے گئے۔ اب حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ احباب کرام اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی۔ درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر طرح اپنا فضل شاملِ حال رکھے۔ آمین۔

قادیان ۲۶ امان۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ آج ہی بوقتِ عصر ۴ بجے کیرنگ (اڑیسہ) کے سالانہ جلسہ میں شمولیت اور اڑیسہ ہی کی بعض دیگر جماعتوں کے تبلیغی و تربیتی دورہ کے لئے روانہ ہو گئے۔ محترمہ بیگم صاحبہ بھی آپ کے ہمراہ ہیں جبکہ سب بچے قادیان ہی میں ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو اور ہر جگہ اپنی غیر معمولی نصرت و تائید پائے۔ اور سب کو مع الخیر واپس دارالامان لائے۔ آمین۔

★ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمدللہ۔

لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ اہتمام

قادیان میں یومِ مسیح موعود علیہ السلام کی تقریب پر کامیاب جلسہ

مقامی علماءِ سلسلہ کے علاوہ محترم مولانا چوہدری عنایت اللہ صاحب مبلغ تنزانیہ کا معلوماتی خطاب

(رپورٹ مرتبہ جاوید اقبال اختر)

قادیان ۲۳ امان (مارچ)۔ لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیرِ اہتمام "یومِ مسیح موعودؑ" کی بابرکت تقریب کے سلسلہ میں ایک پُرخلوص جلسہ مسجد اقصیٰ میں ٹھیک ۹½ بجے زیرِ صدارت حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیرِ مقامی منعقد ہوا۔

اجلاس کی کارروائی کا آغاز عزیز مولوی عنایت اللہ متعلم جامعہ احمدیہ کی تلاوت قرآن کریم اور عزیز ظہیر احمد خادم کی نظم خوانی سے ہوا۔ بعدہٗ محترم صاحب صدر نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آج ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز کی بعثت کے سلسلہ میں جلسہ منا رہے ہیں۔ آج کے روز حضرت امام مہدیؑ نے بیعت لی۔ اسی کی یاد کو تازہ کرنے کے لئے یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ اجلاس کی

پہلی تقریر

مکرم و محترم مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کی زیرِ عنوان "یومِ مسیح موعود اور بیعت اولیٰ ۲۳ مارچ کی تاریخی اہمیت اور اس کا پس منظر" تھی۔ فاضل مقرر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے وقت کا خاکہ پیش کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا حوالہ دیا جو بخاری میں آئی ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسیؓ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا "لو کان الایمان معلقا بالثریا لنالہ رجال من ھؤلاء" کہ اگر ایمان ثریا ستارے پر بھی پہنچ چکا ہوگا تو سلمان فارسی کی قوم سے ایسے جوانمرد کھڑے ہوں گے جو اس کو لا کر دوبارہ دلوں میں قائم کریں گے۔ فارسی الاصل انسان حضرت میرزا غلام احمد صاحب کو قادیان کی مقدس بستی سے خدا ہی نے کھڑا کیا۔ آپ احادیثِ نبوی کے مطابق امام مہدی اور مسیح موعود تھے۔ اس دن کی تاریخی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فاضل مقرر نے واضح کیا کہ حضرت امام مہدی پر ۱۸۶۹ء میں سب سے پہلا الہام ہوا۔ اس کے بعد دیگر الہامات کے علاوہ ۱۸۸۲ء میں آپ کو ماموریت کا پہلا الہام ہوا کہ قل انی اُمرت وانا اوّل المؤمنین۔ اس کے بعد آپؑ کی دوسری شادی حضرت ام المومنینؓ سے ۱۸۸۴ء میں ہوئی۔ خدا تعالیٰ کے حکم اور اشارہ سے آپؑ نے ہوشیارپور میں چلّہ کشی کی۔ اور ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو مصلح موعود کی پیشگوئی کے بارہ اشتہار شائع فرمایا۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ سے علم پا کر آپ نے اعلان کیا کہ مصلح موعود نو سالہ میعاد میں ضرور پیدا ہوگا۔ بشیر اول کی وفات پر مخالفین کی طرف سے بہت شور اٹھا۔ حضور نے اس کا جواب دیا۔ اور اسی اشتہار میں تبلیغ کے عنوان سے فرمایا کہ خدا نے حکم دیا ہے کہ جو لوگ گندی زیست سے نجات پانا چاہتے ہیں وہ میرے ہاتھ پر بیعت کریں۔ اور فرمایا کہ عنقریب ان شرائط کا بھی اعلان کر دیا جائے گا۔ جن کو پورا کرنا بیعت کے لئے ضروری ہے۔ بتاریخ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو مصلح موعودؓ کی پیدائش ہوئی۔ حضورؑ نے اسی روز ایک اشتہار کے ذریعہ بچے کی پیدائش کی خبر سنائی۔ اس میں آخر پر تکمیلِ تبلیغ کے عنوان سے بیعت کی دس شرائط شائع فرما دیں۔ اس کے چند روز بعد حضور لدھیانہ تشریف لے گئے اور ۴ مارچ کو اشتہار شائع کیا کہ جو کوئی بیعت کرنا چاہتا ہے وہ ۲۵ مارچ تک یہاں میرے ہاتھ پر بیعت کر سکتا ہے۔ اور ۲۵ مارچ کے بعد قادیان آنا ہوگا۔ چنانچہ ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو منشی صوفی احمد جان صاحب کے مکان پر پہلی بیعت ہوئی اور حضرت حاجی مولانا نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے پہلے نمبر پر بیعت کی بعدہٗ دیگر صحابہ نے بیعت کی۔ مقرر نے الفاظِ بیعت بھی سنائے جن میں حضرت اقدس نے پہلی بیعت لی تھی۔ اس طرح اس تاریخی جماعت کا باقاعدہ آغاز ہوا۔

مقرر موصوف نے ۲۳ مارچ کی تاریخی اہمیت کو بطریقِ احسن ثابت فرمانے کے بعد اس کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت میں سے صرف دو شخصوں کو سلام بھیجا ہے ایک اویس قرنیؓ کو جو حضورؐ ہی کے زمانہ میں ہوئے مگر اپنی والدہ کی خدمت میں لگے رہنے کی مجبوری کے باعث حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہونے سے قاصر رہے۔ دوسرے نمبر پر حضورؐ نے مسیح موعود کو سلام بھیجا ہے اور فرمایا کہ جو کوئی تم میں سے مسیح موعود کو ملے وہ انہیں میرا سلام پہنچائے اس لئے ہماری جماعت کے احباب کا فرض ہے کہ ارشادِ نبویؐ کی تعمیل میں حضرت امام مہدی مسیح موعود کے لئے سلام و درود پڑھتے رہیں۔

دوسری تقریر

مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی زیرِ عنوان "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منصب اور مقام" تھی۔ مقرر موصوف نے آیتِ قرآنی ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ کی روشنی میں آپؑ کے مقام کو بیان فرماتے ہوئے بتایا کہ دنیا میں محبت کے لائق خدا تعالیٰ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کوئی ہستی نہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی آپؐ کے ظلِ کامل ہیں اس لئے آپ کا مقام اس بات سے بخوبی ظاہر ہے۔ فاضل مقرر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے الفاظ میں ہی آپ کے منصب اور مقام کو بیان فرماتے ہوئے کہا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو مجدد، حَکَم و عدل، مسیح موعود، مہدی معہود اور جری اللہ فی حُلل الانبیاء کے خطابات سے نوازا۔

اس کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے اخبارِ بدر کے مسیح موعودؑ نمبر میں شائع شدہ نظم پڑھ کر سنائی۔ اجلاس کی

تیسری تقریر

مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب مبلغ سلسلہ مقیم قادیان نے

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۲ پر)

... نے راما آرٹ پریس میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر، قادیان
مورخہ ۲۸ امان ۱۳۵۳ ہش

قرآن کریم کی توسیعِ اشاعت کا اہم فریضہ اور احباب جماعت کی ذمہ داریاں

عالمگیر سطح پر قرآن کریم کی خدمت و اشاعت کا فریضہ اس وقت جماعتِ احمدیہ کا طُرّۂ امتیاز بن چکا ہے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اوّل نمبر پر اُس نے ہمیں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کی سعادت بخشی پھر حسبِ وعدہ اِس جماعت میں خلافت علیٰ منہاجِ نبوت کا سلسلہ جاری ہوا اور جماعت کو ایسی مؤید من اللہ، ولولہ انگیز قیادت عطا کی کہ اس کی برکت سے جماعت کا قدم بفضلہ تعالیٰ آگے سے آگے ہی اُٹھتا چلا جا رہا ہے۔ اور احباب جماعت اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے مسلسل مخلصانہ قربانیاں دیتے چلے جا رہے ہیں۔ اور یہ قربانیاں ہی کسی روحانی جماعت کی اصل زندگی ہوا کرتی ہیں ——— !!

اِسی پرچہ میں جماعتِ احمدیہ کے موجودہ امام ہمام (اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کے تیسرے خلیفہ ایدہ اللہ تعالیٰ) کے ایک روح پرور اور ولولہ انگیز خطبہ جمعہ کے چند ضروری اقتباسات نقل کئے جا رہے ہیں اور ہماری آج کی گفتگو کا موضوع بھی یہی ہے۔ اور ہمارے مخاطب بھی زیادہ تر اپنے ہی احباب جماعت ہیں۔ اُمید ہے کہ ان سطور کو بغور مطالعہ کیا جائے گا۔ اور پھر اس کے مطابق ہر جماعت اپنی مخلصانہ کوششوں اور اپنی ہمت و وسعت کے مطابق عملی حصّہ ڈالنے کی بھرپور کوشش کرے گی۔

مسیح موعود و مہدیٔ معہود کی جماعت ہونے کے ناطے جب یہ بات واضح ہو گئی کہ مستقبل قریب میں اِسی برگزیدہ جماعت کے ذریعہ اسلام کا موعود عالمگیر رُوحانی غلبہ عمل میں آنے والا ہے۔ اور یہ غلبہ کسی طرح کی جنگ و جدل سے نہیں بلکہ حالاتِ زمانہ کے تقاضا کے مطابق معقولی دلائل و براہین اور دلوں میں اسلام اور بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و اُلفت پیدا کرنے کے نتیجہ میں ظاہر ہونے والا ہے۔ حضرت امام مہدیؑ کے ہاتھ میں جو کارگر ہتھیار دیا گیا ہے۔ وہ قرآنِ کریم کی معرفت اور دُعاؤں کا ہتھیار ہے۔ اور خدا نے چاہا تو انہی دونوں ذرائع سے جماعتِ احمدیہ اپنے مقصود کو پا لے گی۔

یہ تو ہوئی جماعت کے ایمان و یقین کی بات۔ مگر چونکہ احمدیہ جماعت ایک فعّال اور عملی جماعت ہے۔ یہ جماعت ہوائی قلعے تعمیر کرنے کی بجائے عمل کے میدان میں کچھ کر کے دکھاتی ہے۔ اس لئے ہماری آج کی گفتگو جس موضوع پر ہے اس بارہ میں بفضلہ تعالیٰ اچھا خاصہ قابلِ ذکر کام ہوا ہے۔ اور آئندہ کے لئے جو عظیم منصوبہ جماعت کے سامنے ہے اس کی ایک جھلک آپ حضرت امام ہمام کے خطبہ کے ان اقتباسات میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں جو دوسری جگہ درج کئے گئے ہیں۔

اگرچہ خدمت و اشاعتِ قرآن کا یہ محبوب کام آج سے ۸۰ سال پہلے حضرت امام مہدی علیہ الصلوٰۃ و السّلام کے ذریعہ شروع ہوا۔ اور آپؑ کے بعد آپؑ کے خلفاء نے وقت کے تقاضے کے مطابق اور آگے بڑھایا۔ اِس وقت جبکہ خلافتِ ثالثہ کا زمانہ چل رہا ہے، خدا کا یہ خاص فضل ہے کہ اس کام کی رفتار زیادہ تیز ہو چکی ہے۔

حضرت امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ کے تازہ منصوبہ کے مطابق ۱۹۷۲ء سے شروع ہونے والے پانچ سالوں میں قرآن کریم کے دس لاکھ نسخے دس لاکھ گھرانوں تک پہنچانے کا پروگرام ہے۔ اس کے لئے حضور نے احبابِ جماعت کو بھرپور عملی جد و جہد کرنے کی تحریک فرمائی ہے۔ نہ صرف تحریک بلکہ حضور نے ان طریقوں کی بھی واضح طور پر نشان دہی فرمائی ہے کہ توسیعِ اشاعتِ قرآنِ پاک کی مہم کو کس طرح زیادہ کارآمد اور دُور رس نتائج کا حامل بنایا جا سکتا ہے۔ چنانچہ ۱۹۷۰ء میں مغربی افریقہ کے دورہ کے بعد اکتوبر ۱۹۷۱ء میں خلافت لائبریری ربوہ کی جدید عمارت کے افتتاح کے موقعہ پر حضور نے اپنی اس اسکیم کو بڑے ہی جامع الفاظ میں بیان کرتے ہوئے قرآنِ کریم کی ایک پیشگوئی وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ (التکویر آیت ۱۱) کے سلسلہ میں فرمایا:—

"(اس زمانہ میں) دنیا میں کتابوں کی بے تحاشا اشاعت کی گئی۔ بعض ایسی کتابیں بھی ہیں جن کی کروڑ کروڑ کاپیاں نکلی ہیں اور دنیا میں پھیلی ہیں۔ اور ایک کتاب ایسی ہے جو اپنی بنیاد کے لحاظ سے صداقت تھی۔ بعد میں تحریف کر دی گئی اور وہ بائبل ہے۔ میرے سینے میں ایک آگ لگی ہوئی ہے کہ جس کثرت کے ساتھ عیسائیوں نے بائیبل کو ہر جگہ پہنچایا ہے۔ ہمیں قرآنِ کریم کو پہنچانا چاہیئے۔ ...... اس وقت دُنیا کے ہر اچھے ہوٹل کے ہر کمرے میں بائیبل کا ایک نسخہ پڑا رہتا ہے۔ یہ علیحدہ سوال ہے کہ ایک لاکھ میں سے شاید ایک آدمی بھی اس کے پڑھنے میں دلچسپی نہیں لیتا۔ لیکن اس کا نسخہ پڑا ہوا ہے۔ اگر کوئی پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے۔ اسے سہولت میسر ہے۔ لیکن اگر کوئی آدمی کسی ہوٹل میں پانچ دن کے لئے رہے اور وہ قرآن کریم پڑھنا چاہے تو نہیں پڑھ سکتا۔ کیونکہ آپ نے وہاں قرآنِ کریم کا نسخہ نہیں رکھا ہوا۔ اور جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے یہ ہر زبان میں ہونا چاہیئے۔" (بدر ۲۷ جنوری ۷۲ء صفحہ ۵)

یہ تو اکتوبر ۱۹۷۱ء کی بات ہے لیکن سلسلہ کے اخبارات (بشمول بدر قادیان) میں حضور انور کی یکم جولائی ۱۹۷۲ء کی جو ڈائری شائع ہوئی ہے اس کے حسب ذیل الفاظ اس قابل ہیں کہ احباب جماعت اُن کو بڑے ہی غور اور توجہ سے مطالعہ فرمائیں۔ ڈائری نویس لکھتے ہیں:—

"اجتماعی ملاقاتوں میں حضور کا روئے سخن بالعموم قرآن کریم اور اس کے تراجم کی عالمگیر اشاعت کی طرف رہتا ہے۔ حضور کی یہ دِلی خواہش بلکہ شدید تڑپ ہے کہ دُنیا کے کونے کونے گاؤں گاؤں اور گھر گھر میں قرآن کریم پہنچا دیا جائے۔ چنانچہ ایک موقعہ پر حضور نے فرمایا، ہم نے یہ تہیہ کر رکھا ہے کہ اگلے پانچ سال میں دس لاکھ کی تعداد میں قرآن مجید باترجمہ شائع کیا جائے۔ اور دُنیا کے ہر بڑے ہوٹل کے ہر کمرے میں اور اس آدمی کے ہاتھ میں پہنچا دیا جائے جو اُسے بطیبِ خاطر لینا اور پڑھنا چاہتا ہو۔"

اسی موقعہ پر آگے چل کر حضور نے احبابِ جماعت کی ذمّہ داریاں یاد دلاتے ہوئے فرمایا:—

"ہر احمدی کی یہ ذمّہ داری ہے کہ وہ قرآن کریم کی اس ہمہ گیر اشاعت میں بھرپور حصّہ لے تاکہ جہاں دُنیا کا ہر گھر اس کی برکتوں سے معمور ہو جائے وہاں دُنیا پر یہ بھی ثابت ہو جائے کہ احمدیوں کا قرآن وہی قرآن ہے جو چودہ سو سال پہلے اپنی تمام برکتوں اور عظمتوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔" (بدر ۳ اگست ۷۲ء صفحہ ۵)

———

اب آیئے دیکھیں کہ مخلصین جماعت اپنے محبوب امام کی اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے کس طرح سبقت لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں مغربی افریقہ کے ملک نائیجیریا کے احبابِ جماعت سب سے سبقت لے گئے۔ اس ملک میں ۱۹۲۲ء میں احمدی مبلغین کے ذریعہ اسلام کی تبلیغی مہم کا آغاز ہوا۔ ۱۹۷۲ء میں اس پر پچاس سال پورے ہوئے۔ وہاں کی جماعت نے فیصلہ کیا کہ وہ اپنے یہاں پچاس سالہ جشن منائے۔ اس میں ایک پروگرام یہ بھی رکھا گیا کہ اس سال کم از کم دس ہزار قرآنِ کریم کے نسخے نائیجیریا میں تقسیم کئے جائیں۔ علاوہ علاقہ کے اعلیٰ حکام چیفس اور وزراء کو قرآن مجید کے تحفے پیش کرنے کے یہاں کے بڑے بڑے ہوٹلوں میں قرآن مجید رکھوانے کی سکیم بھی شروع کی گئی۔ چنانچہ اباداَن شہر کے مشہور پریمیر ہوٹل کے کمروں میں رکھنے کے لئے یکصد نسخے رکھنے کی ابتداء ہوئی۔ اس کے بعد دو اور ہوٹلوں میں دو سو مزید نسخے رکھوائے گئے۔ (بدر ۱ ۳/۷۴)

صرف یہی نہیں بلکہ نائیجیریا کی کل ۱۲ ریاستوں کے اہم ہوٹلوں اور تعلیمی اداروں میں قرآن کریم کی وسیع اشاعت کا پروگرام بنایا۔ اور ۱۹۷۳ء کی تیسری سہ ماہی تک کی رپورٹ کے مطابق ۶ ریاستوں میں اس پروگرام کو عملی جامہ پہنایا جا چکا ہے۔ اسی رپورٹ میں انچارج صاحب مشن نے یہ بھی بتایا ہے کہ گزشتہ سال یعنی ۱۹۷۲ء میں ایک ہزار نسخے ہوٹلوں اور لائبریریوں کو پیش کئے جا چکے ہیں اور مزید دو ہوٹلوں میں ۲۱۰ نسخوں کی متعلقہ منتظمین کو پیش کش کی گئی ہے۔

نائیجیریا کے ساتھ ساتھ جزائر فجی کی جماعتیں بھی اسی نوع کی خدمت میں پیش پیش ہیں۔ لطف کی بات تو یہ ہے کہ اس جگہ پر باقاعدہ جماعت قائم ہوئے کوئی زیادہ عرصہ بھی نہیں ہوا مگر ان کے اخلاص اور خدمت و اشاعتِ دین کے جذبہ کی مثال بڑی ہی شاندار اور قابلِ تعریف ہے — چنانچہ تازہ رپورٹ (یکم اگست ۷۳ء سے ۳۰ نومبر ۷۳ء) کے مطابق ۵۰۰ قرآن کریم مترجم انگریزی ربوہ سے منگوائے گئے اور تین بڑے ہوٹلوں میں رکھے گئے۔ ہوٹلوں کے منتظمین نے مکمل تعاون کا ثبوت دیا۔ اور اس مبارک تحفہ کو وصول کرنے کے لئے خاص تقریب کا اہتمام کیا۔ اور بائیبل کے ساتھ قرآن کریم کو پورے احترام کے ساتھ ہر کمرے میں رکھا گیا۔ ان تقریبات کے فوٹو فجی کے مشہور اور مؤقّر روزنامہ "فجی ٹائمز" میں شائع کئے گئے۔

———

حضرت اقدس کے مبارک منصوبہ کا خلاصہ۔ حضور کے ارشادات کے اقتباسات اور بیرونی جماعتوں کے شاندار عملی اقدام کا بطور نمونہ ذکر کرنے سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہندوستانی احبابِ جماعت بھی اس اہم فریضہ کی طرف خاص توجہ دیں۔ اور اس سلسلہ میں اپنی مساعی کو اور تیز کر دیں بلکہ باہر کی جماعتوں سے ایک گونہ سبقت لے جانے کی کوشش کریں۔ (باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

اقتباسات

مجھے اور آپ کو خدا نے اِس لئے پیدا کیا ہے کہ قرآنِ کریم کی عظمت کو دُنیا میں دوبارہ قائم کیا جائے!

قرآنِ کریم کو مہجور و متروک سمجھنے کی ذہنی کیفیت کو دُور کرنا اور اسکی اشاعت کی تکمیل کرنا جماعت کی اہم ذمہ داری ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے خطبۂ جمعہ ۷ رجولائی ۷۲ء کے چند اہم اقتباسات

کوئی تازہ خطبہ موصول نہ ہونے کے باعث ذیل میں حضور انور کے ۷ رجولائی ۱۹۷۲ء کے خطبہ کے اہم اقتباسات رُوحانی استفادہ کی غرض سے بطور یاد دہانی احباب کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں۔ (ایڈیٹر بدر)

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ رسولؐ نے کہا اے میرے رب! میری یہ قوم قرآن کو مہجور بنا رہی ہے۔ مہجور کا مصدر ھَجْرٌ ہے اور عربی لغت کے لحاظ سے اس کے معنے زبان یا دل سے یا دونوں سے قطع تعلق کرنے کے ہوتے ہیں اس لحاظ سے ھَجَرٌ کے تین معنے ہو جائیں گے۔ ایک یہ کہ زبان سے کہنا کہ

قرآنِ کریم کے ساتھ

میرا کوئی تعلق نہیں۔ دوسرے یہ کہ انسان کی دلی کیفیت یہ ہو کہ اس کا قرآن کریم سے کوئی تعلق نہ ہو۔ اور تیسرے یہ کہ زبان سے بھی کہنا اور دل سے بھی۔ زبانِ حال سے یہی تاثر دینا کہ کوئی تعلق نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس عظیم قرآن کے ساتھ بھی لوگ تعلق قائم نہیں رکھتے اور اس سے قطع تعلق کر لیتے ہیں۔ حالانکہ قرآنِ کریم کی تو یہ عظمت اور شان ہے کہ وہ اپنی عظمت کا خود دعویٰ کرتا اور پھر اس کے حق میں دلائل بھی دیتا ہے۔ قرآنِ عظیم اللہ تعالیٰ کی آخری ہدایت اور ایک

کامل اور مکمل شریعت

ہے۔ اس نے اپنی عظمت کے متعلق اور اپنی شان کے متعلق اور اپنی افادیت کے متعلق اور اپنی ہمہ گیری کے متعلق اور تمام اقوام سے اپنے تعلق کے بارے میں اور پھر ہر زمانے سے اس کا جو تعلق ہے۔ اس کے بارے میں خود دعویٰ کیا ہے اور پھر دلائل سے اس کو ثابت بھی کیا ہے۔

قرآن کریم نے ایک

بڑا ہی عجیب اور حسین دعویٰ

یہ کیا ہے کہ انسان کی عقل ناقص ہے اور اس کی دلیل یہ دی ہے کہ دیکھو چوٹی کے عقلمند ہر مسئلہ کے متعلق اختلاف کرتے ہیں۔ چنانچہ انسانوں کا باہمی اختلاف خصوصاً اُن انسانوں کا جو صاحبِ عقل و فراست سمجھے جاتے ہیں اُن کا باہمی اختلاف اس بات کی دلیل ہے کہ ان کی عقل ناقص ہے۔ اگر انسانی عقل ناقص نہ ہوتی تو وہ ایک ہی نتیجہ پر پہنچتی۔ لیکن چونکہ وہ ناقص ہے اور صراطِ مستقیم کو کبھی چھوڑ بھی دیتی ہے اور راہِ راست سے بھٹک جاتی ہے اِس لئے وہ متضاد نتائج پر پہنچتی ہے۔ اسی واسطے

اللہ تعالےٰ کی ہستی

کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس عقلی دلیل کو بار بار اور بڑی وضاحت سے مختلف پیرایوں میں بیان فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ "خدا ہونا چاہیئے" اور "خدا ہے" میں بڑا فرق ہے اللہ تعالیٰ کی ہستی کے متعلق انسانی عقل زیادہ سے زیادہ صرف "خدا ہونا چاہیئے" تک پہنچتی ہے یعنی انسانی عقل دُنیا کی مختلف چیزوں کو دیکھ کر یہ نتیجہ نکالتی ہے کہ خدا ہونا چاہیئے۔ جب کہ دوسرے انسان کہتے ہیں کہ خدا نہیں ہونا چاہیئے۔ اور یہ بھی اپنے حق میں عقلی دلیلیں دیتے ہیں۔

چنانچہ اب انسان نے ایک نئی سائنس نکالی ہے جسے انگریزی میں "سائنس آف چانس" کہتے ہیں۔ پہلے تو دہریے کہتے تھے یہ بھی اتفاق ہے اور وہ بھی اتفاق ہے۔ ہزار بار بلکہ اس سے بھی زیادہ اتفاق! اتفاق کہتے چلے جاتے تھے مگر پھر انہوں نے سوچا کہ آنکھیں بند کرکے اتفاق اتفاق کہہ دینا درست نہیں ہے۔ بالآخر انہوں نے کائنات اور اس کی اشیاء کی پیدائش اور ارتقاء پر

فکر و تدبر کے نتیجہ میں

جب سائنس آف چانس بنائی تو آدھے سائنسدان اس نتیجہ پہنچے کہ خدا پر ایمان لانا پڑے گا۔ ہر چیز کو اتفاق کہہ کر ٹالا نہیں جا سکتا۔ میں ایک دو دفعہ اس کی تفصیل بیان کر چکا ہوں اس وقت اس کو دوہرانا نہیں چاہتا۔

بہرحال سائنس آف چانس کے نتیجہ میں آدھے سائنسدان اس گروہ سے تعلق رکھنے لگے جنہوں نے یہ کہا کہ ایک قادرِ مطلق، خالق اور رب ماننا پڑیگا۔ جبکہ دوسرے گروہ نے کہا کہ نہیں! خدا کے ماننے کی پھر بھی کوئی ضرورت نہیں۔

جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا

کہ سائنسدان صرف "چاہیئے" تک پہنچتے ہیں کہ خدا ہونا چاہیئے۔ لیکن "چاہیئے" اور "ہے" میں بڑا فرق ہے۔ صرف وہی شخص کہہ سکتا ہے کہ "خدا ہے" جس نے خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کیا ہو اور زندہ خدا کے ساتھ اس کا زندہ تعلق ہو۔ وہ "خدا ہونا چاہیئے" پر نہیں رہتا۔ وہ کہتا ہے خدا موجود ہے۔

بہرحال جو بات میں اس وقت بتا رہا ہوں وہ یہ ہے کہ انسانی عقول کا اختلاف و تضاد انسانی عقول کے نقص کی بڑی زبردست دلیل ہے۔ کیونکہ اگر انسانی عقول ناقص اور کمزور نہ ہوتیں تو مسائل کے بارے میں اُن کا آپس میں اختلاف نہ ہوتا۔ چنانچہ آج کی دُنیا نے اقتصادی حقوق کے متعلق بڑا شور مچا دیا ہے۔ امریکہ کے چوٹی کے اکانومسٹ یعنی چوٹی کے ماہرین اقتصادیات یہ سمجھتے ہیں کہ دُنیا میں اُن جیسی عقل کسی اور کو حاصل نہیں ہے۔ ایک گروہ تو امریکہ کے ماہرین کا ہے۔ دُوسرا گروہ رُوس میں بستا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اتنی عقل جتنی رُوسی ماہرین کو حاصل ہے دُنیا کے کسی اور خطے میں تمہیں نظر نہیں آئے گی۔

غرض وہ بھی ماہرین اکانومسٹ اور یہ بھی ماہرین اکانومسٹ۔ وہ امریکہ میں رہنے والے ہیں اور یہ رُوس میں بسنے والے۔ اور ہر دو

اپنی مادی طاقت کے نتیجہ میں

خود کو بڑا عقلمند سمجھتے ہیں۔ جو لوگ اُن کو جانتے ہیں اُن سے بھی کہلوا لیتے ہیں کہ جی یہ بڑے عقلمند ہیں۔ ان کی نقل کرنی چاہیئے۔

پس اُن کا اختلاف بتا رہا ہے کہ عقل کافی نہیں ہے۔ بلکہ یہ تو خود ناقص ہے۔ اس کے ساتھ انسان کو کسی دوسری چیز کی ضرورت ہے۔ چنانچہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ ؎

عقل خود اندھی ہے گر نیرِ الہام نہ ہو

یہ دراصل قرآن کریم کی تفسیر ہے

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے یہ کتاب اس لئے اتاری ہے کہ انسانی عقول ناقص ہیں۔ اور اس کمزوری اور نقص کے نتیجہ میں آپس میں اختلاف کرتی ہیں۔ جب دو ایک جیسی چیزیں اختلاف کر رہی ہوں تو ویسی ہی تیسری چیز ان کا اختلاف دُور نہیں کر سکتی۔ مثلاً اگر دو عقول کی کُشتی ہو جائے یا آپس میں اختلاف کرنے لگ جائیں تو تیسری عقل آکر اُن کا اختلاف دُور کر ہی نہیں سکتی۔ اس لئے لوگوں نے ایک اور اُصول وضع کیا۔ اور وہ بھی بڑا ناقص ہے۔ اور وہ "کامپرومائز" کا اصول ہے کہ کچھ تم چھوڑ دو کچھ میں چھوڑ دیتا ہوں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ تم نے خود تسلیم کر لیا کہ عقل ناقص ہے۔ کیونکہ اگر کوئی چیز ناقص نہ ہوتی تو اس کے چھوڑنے کا سوال پیدا ہی نہیں ہونا تھا۔ آخر اعلیٰ کو چھوڑ کر ادنیٰ کو کیوں اختیار کیا جائے۔

غرض جن لوگوں نے "کامپرومائز" کا اصول بنایا ہے انہوں نے بھی

اس امر کو تسلیم کر لیا

ہے کہ ہماری عقلیں ناقص ہیں۔ اس لئے کسی فیصلے پر پہنچنے کے لئے کچھ تم قربانی کرو کچھ ہم قربانی دیتے ہیں۔ مگر قرآن کریم نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ خدا تعالےٰ جو ربّ العالمین ہے وہ تمہیں تمہاری عقلوں پر کیسے چھوڑ سکتا تھا۔ کہ تم ہر وقت لڑتے ہی رہو۔ کیونکہ عقل عقل سے اختلاف کرتی ہے۔ اس واسطے فرمایا کہ اے رسولؐ! ہم نے تجھ پر یہ کامل کتاب اس لئے اتاری ہے کہ لوگوں کی ناقص عقول اور اُن کے فکر و تدبر کے نتیجہ میں اختلافات

پیدا ہوں تو یہ اُن کو دُور کر دے۔ عقل عقل کے باہمی اختلاف کو اللہ تعالیٰ کا الہام دُور کر سکتا ہے۔ کیونکہ وہ خدائے علام الغیوب کے سرچشمہ سے نکلتا ہے۔

پس ہم نے قرآن کریم کی عظمت کو پہچانا ہے۔ اور صرف یہی نہیں کہ ہم نے قرآن کریم کی عظمت کو پہچانا ہے بلکہ ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ ہم ساری دنیا کے دِل میں قرآن کریم کی عظمت کو قائم کر دیں۔ اگر ہم ایسا نہیں کرتے تو پھر ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی بالکل بے معنی ہے۔ چنانچہ

اشاعتِ قرآن کے سلسلہ میں

اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کو توفیق بخشی۔ اللہ تعالیٰ نے بڑی رحمتیں نازل کیں۔ میری خلافت سے پہلے بڑا کام ہوُا۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ نے دُنیا کا ذہن بدل دیا۔

قرآنِ کریم کی اشاعت کے سلسلہ میں مجھ پر اور آپ پر ایک ذمّہ داری عاید ہوتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہم نے اس ذہنی کیفیت کو بدلنا ہے جو

قَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي
اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ
مَهْجُوْرًا (الفرقان)

میں بیان کی گئی ہے۔ غرض قرآنِ کریم کو مہجور و متروک سمجھنے کی اس ذہنی کیفیت کو بدلنے کی ذمّہ داری جماعتِ احمدیہ پر ڈالی گئی ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام نے فرمایا ہے کہ اسلام کی نشأۃ اُولیٰ تکمیلِ ہدایت کا زمانہ تھا۔ اور

نشأۃ ثانیہ میں تکمیلِ اشاعتِ ہدایت مقدر ہے

بعض لوگ خواہ مخواہ آنکھیں بند کر کے ہم پر اعتراض کر دیتے ہیں حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقام ثانی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں کسی شخص نے اپنے نفس کو اس طرح فنا نہیں کیا جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے نفس کو فنا کیا۔

غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میرے زمانہ میں تکمیل اشاعتِ ہدایت ہوگی۔ کیونکہ ہدایت تو

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ
دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ
نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ
الْاِسْلَامَ دِيْنًا۔

کی رُو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ مکمل ہو گئی تھی۔ اور اُس وقت کی معروف دُنیا میں اسلام غالب بھی آگیا تھا۔ وہ معروف

دُنیا میں تو غالب آگیا۔ لیکن اس وقت کی معروف

دُنیا بہت چھوٹی تھی

بعض علاقے غیر آباد پڑے ہوئے تھے مثلاً جزائر میں آبادی نہیں تھی۔ آسٹریلیا میں آبادی نہ ہونے کے برابر تھی۔

پس پچھلے چودہ سو سال میں دُنیا بہت بڑھ گئی۔ دُنیا بہت پھیل گئی۔ غیر آباد علاقے آباد ہو گئے۔ نئے سے نئے ملک اُبھرے۔ آپس میں ملاپ کی راہیں کھُل گئیں۔ پھر ایک خاندان بننے کا وقت آگیا۔ اب

دُنیا کو ایک خاندان بنانا

آپ کا کام ہے۔ تکمیلِ اشاعتِ قرآن آپ کا کام ہے۔ میرے دِل میں یہ شدید خواہش ہے کہ اگلے پانچ سال میں قرآن کریم کی کم از کم دس لاکھ کاپیاں دس لاکھ افراد کے پاس، یا یوں کہنا چاہیئے کہ دس لاکھ گھروں میں پہنچ جانی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ نے بڑا فضل کیا۔ مَیں نے یہ کام کروا دیا ہے۔ مَیں خود حیران ہوُں۔ میرا زمانہ خلافت ابھی تھوڑا ہے۔ پانچ چھ سال کے اس تھوڑے سے عرصہ میں

قرآن کریم کی ایک لاکھ کاپیاں

چھپ چکی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ آپ میں سے کسی دوست کے ذہن میں یہ بات نہیں آئی ہوگی۔ کہ کتنا بڑا انقلاب آگیا ہے۔

پس اگر دوست اس سلسلہ میں کوشش کریں تو

اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْاٰنِ

کی رُو سے ہمیں انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی بڑی برکت ملے گی۔

ابو ظہبی وغیرہ عرب ریاستیں جو پٹرولیم کی وجہ سے بہت اہمیت رکھتی ہیں وہاں بھی خدا کے فضل سے احمدی دوست کام کرتے ہیں۔ وہاں سے پچھلے سال مجھے کئی دوستوں کے خط آگئے کہ پنجاب کے جو علماء وہاں گئے ہوئے ہیں انہوں نے ہمارے خلاف ایک ہی بڑی زبردست دلیل دی ہے کہ احمدیوں کا قرآن اَور ہے۔ اِسلئے ہمیں

ربوہ کا چھپا ہوُا قرآن کریم

بھیج دیں تاکہ ہم اُن کو دکھا سکیں کہ ہمارا قرآن اَور نہیں ہے۔ بلکہ وہی قرآن ہے جو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوُا تھا۔ اُس وقت تو یہ قرآن کریم ابھی چھپے نہیں تھے۔ اب چھپ گئے ہیں۔ ایک دوست وہاں سے آئے ہوئے تھے۔ مَیں نے اُن سے کہا، تم جتنے لے جا سکتے ہو لے جاؤ۔ اور اُن کو بتا دو کہ قرآنِ عظیم جو اللہ کی کتاب ہے۔ نہ ہماری، نہ تمہاری۔ اور اللہ کی یہ عظیم کتاب ایک ہی ہے۔ اس میں کوئی فرق نہیں ہے۔ غرض ربوہ کا چھپا ہوُا قرآن ہو تو ہر جگہ کے احمدی ایسے اعتراض کرنے والے لوگوں سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ بتاؤ کون سی آیت نئی ڈالی ہے۔ اور کونسی نکالی گئی ہے۔ یہ تو وہی قرآن کریم ہے جو

اپنی تمام برکتوں کے ساتھ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوُا تھا۔

یہ ایک حقیقت ہے

کہ قرآن کریم اس وقت متروک و مہجور ہے۔ ایک شخص جو مسلمان کہلاتا ہے وہ ایک شام کی عارضی اور مصنوعی اور بے معنی لذّت حاصل کرنے کے لئے تین روپے خرچ کرتا ہے اور اپنے بیوی بچوں کو سینما دکھانے چلا جاتا ہے۔ مگر چھ سات رُوپے قرآن کریم اور اس کے ترجمے کے لئے خرچ نہیں کرتا جو اس کے لئے ساری عمر برکت کا موجب ہے۔

پس يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ایک صداقت ہے جسے دُنیا جھٹلا نہیں سکتی۔ لوگوں کا عمل بتا رہا ہے کہ یہ ایک حقیقت ہے۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ مجھے اور آپ کو خدا تعالیٰ نے اِس لئے پیدا کیا ہے کہ

قرآن کریم کی عظمت کو دوبارہ قائم کیا جائے

اِس لئے اب قرآنِ کریم مہجور نہیں رہے گا بلکہ یہ ہماری ہی نہیں ہر انسان کی رُوح کا سُرور ذہنوں کا نوُر اور سینوں کی ٹھنڈک بن جائے گا۔ انشاءاللہ۔

غرض دوست دُعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں توفیق عطا فرمائے اور ہم اگلے پانچ سال میں

قرآنِ کریم کے دس لاکھ نسخے

دُنیا بھر میں پھیلا دیں۔ اس کارِ خیر میں حصّہ لینا ہم سب کے لئے موجبِ برکت ہوگا۔

پھر اپنے لئے بھی دُعا کریں۔ اور سب سے زیادہ تکمیل اشاعتِ قرآن کے لئے دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کام میں کامیابی بخشے۔ آپ یاد رکھیں کہ اس وقت ہمارے سامنے خالی اشاعتِ قرآن نہیں کہ آپ سمجھیں کہ ہم نے بھی تاج کمپنی کی طرح اشاعت کر دی اور کافی ہوگیا۔

تکمیلِ اشاعتِ ہدایت ہماری ذمّہ داری ہے

صرف اشاعتِ ہدایت ہماری ذمہ داری نہیں۔ اور اس تکمیل کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے ہر انسان کے ہاتھ میں قرآنِ کریم کی ہدایت پہنچانی ہے۔ دوست دُعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہماری کمزوریوں کے باوجود، مال کی کمی کے باوجود اور اثر و رسُوخ کی کمی کے باوجود، اور اندرونی اور بیرونی فتنوں کے باوجود ہمیں اس کارِ خیر کی کماحقہ، توفیق عطا فرمائے۔

میری صحت کے لئے

بھی دُعا کریں۔ اور اس کام کے لئے بھی جو میری ذمّہ داریاں ہیں وہ مَیں نباہ سکوں۔

آمین ؂

درخواستہائے دُعا

(۱) ـ مورخہ ۲۶ر فروری کو جماعتِ احمدیہ کیرنگ کے دس افراد کے مکانات نذرِ آتش ہو گئے۔ فوری طور پر سب نے مل کر آگ بجھانے کی ہر طرح کوشش کی۔ بہت سے دُوسرے مکانات بفضلہٖ تعالیٰ محفوظ رہ گئے۔ بہرحال ہمارے احمدی بھائیوں کے ہزاروں روپے کے اسباب نذرِ آتش ہو گئے۔ احباب بہت پریشان ہیں۔ چند غریب احمدی ایسے بھی ہیں جن کا کچھ بھی نہیں بچ سکا۔ احباب دُعا کریں تا مولیٰ کریم ہمارے بھائیوں کی پریشانی کو دور کرے آمین۔

خاکسار سید فضلِ عمر کٹکی عفی اللہ عنہ خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

(۲) ـ جماعت احمدیہ چنداپور کے ایک دوست معین الدین صاحب نے ملازمت کے لئے درخواست دی ہوئی ہے۔ انہوں نے پانچ روپے اعانتِ بدر میں ارسال کرتے ہوئے ملازمت ملنے کے لئے نیز دینی و دنیوی ترقیات کے لئے قارئینِ بدر سے درخواستِ دُعا کی ہے۔

خاکسار: رفیق احمد مالاباری انسپکٹر بیت المال

(۳) ـ خاکسار کی والدہ محترمہ بیمار ہیں تمام احبابِ کرام و بزرگانِ سلسلہ سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دردمندانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔ خاکسار: منظفر احمد لبرو ہوی متعلم جامعہ احمدیہ قادیان۔

آندھرا پردیش کی بعض نئی جماعتوں کا تبلیغی و تربیتی دورہ

تائیدِ الٰہی۔ برکاتِ خلافت اور مخالفت و موافقت کے ایمان افروز نظارے

جلسے اور کامیاب مباحثات، نو (۹) افراد کا قبولِ احمدیت

(از مکرم مولوی عبدالحی صاحب فضل مبلغ انچارج آندھرا پردیش)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت اقدس اور نظارت کی خدمت میں درخواستِ دُعا کے خطوط لکھ کر اور خود بھی دعائیں کرتا ہوا ۲۶ تبلیغ (فروری) کو Mari peda پہنچا۔ اس علاقہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ڈیڑھ درجن کے قریب احمدی ہو گئے ہیں۔ مخالفت بھی بڑھ رہی ہے۔ اس مرتبہ مخالفین نے مخالفت میں زیادہ شدت پیدا کر دی۔ اور شدید مخالفت کے باوجود کامیاب مباحثات بھی پُر امن طریق سے ہوتے رہے۔ اور اس طرح متعدد افراد تک پیغامِ حق پہنچ گیا۔

خاکسار بستی میں داخل ہو رہا تھا کہ مخالفین کے نوجوانوں اور بچوں نے احمدیت کی مخالفت میں ایک جلوس نکالا۔ اور مخالفانہ نعرے لگائے۔ تین چار گھنٹے میں مخالفین نے مکرم محبوب احمد خان صاحب احمدی کے دروازے پر گالی گلوچ اور مار پیٹ کی دھمکیوں کا سلسلہ جاری کیا۔ ہم لوگوں کو مقامی پولیس آفس کی طرف رجوع کرنا پڑا۔ مخالفین کو بھی پولیس نے بُلایا۔ اس موقعہ پر پولیس افسر کے سامنے اُن کی خواہش پر مختصر مباحثہ اس موضوع پر ہوا کہ "ہر قوم میں خدا تعالیٰ کے نبی آتے ہیں"۔ قرآن کریم کے اس اُصول کے مطابق ہندوستان میں مبعوث ہونے والے حضرت رام چندر اور حضرت کرشن اگر نبی نہ تھے تو آپ بتائیں کہ ہندوستانی نبیوں کے نام کیا ہیں؟ اس بات پر بحث ختم ہو گئی۔ اور مدِمقابل نے ہمارے موقف کو تسلیم کر لیا۔ اس پر پولیس نے ان لوگوں کو سخت کارروائی کی دھمکی دے کر رخصت کر دیا۔

دوسرے روز صبح یہ لوگ جمع ہو کر آئے کہ ہم سمجھنا چاہتے ہیں۔ اس لئے ہم سب مری پیڈا بنگلہ چلیں وہاں ہمارے سرکل آفیسر غیر احمدی مسلمان ہیں۔ اور بہت زیادہ معلومات رکھتے ہیں۔ اُن سے مباحثہ کریں۔ چنانچہ ہم لوگ دو تین میل پیدل چل کر وہاں پہنچے۔ مسجد کے صحن میں چٹائیاں بچھا دی گئیں۔ نصف گھنٹے تک خاکسار کی تقریر کو حاضرین نے نہایت اطمینان سے سماعت فرمایا جب کوئی اعتراض دکھائی نہ دیا بلکہ اندر ہی اندر جملہ سوالات کے جوابات حل ہوتے دکھائی دیئے تو اس علاقہ کے فتنہ پرور قاضی صاحب نے بعض مخالفین کی کتب نکالیں۔ خاکسار نے ان کے جوابات دیئے۔ بعض تحریروں کا حوالہ بھی ہماری کتب میں سے نہیں تھا۔ اس لئے بتا دیا گیا کہ یہ تحریرات نہ جماعتِ احمدیہ کے بزرگان کی ہیں اور نہ ہی ہماری کسی کتاب کا حوالہ اس میں دیا گیا ہے۔ اس پر قاضی غلام دستگیر صاحب نے کہا کہ پھر جماعت کی جانب سے ان جھوٹی تحریروں پر مقدمہ کیوں نہیں چلایا جاتا۔ خاکسار نے کہا کہ ایسے تو ہر مذہب کے خلاف مخالفین نہایت گندی باتیں لکھا ہی کرتے ہیں۔ ان پر مقدمات تو نہیں چلائے جاتے۔ بہرحال جب حاضرین پر بہت اچھا اثر پڑتا قاضی صاحب نے دیکھا تو وہ مجنونانہ کیفیت میں کانپنے لگے۔ اور گالی گلوچ پر اُتر آئے۔ یہ دیکھ کر اُن کے مریدوں نے بھی یہی راستہ اختیار کیا۔ وہاں کے پولیس آفسر بھی گئے۔ لیکن ان لوگوں نے توجہ نہ دی۔ کچھ الجھاؤ پیدا بھی ہوا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوئی ناخوشگوار واقعہ نہیں ہوا۔ خاکسار ان کی گالیوں کے جواب میں ان کی ہدایت کے لئے دُعا دیتا رہا۔ اور سمجھایا کہ ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔

۲۸ کو خاکسار کی روانگی کا دن تھا۔ اِس موقعہ پر احمدی اور غیر احمدی لوگوں میں طے ہوا کہ کھمم جو ضلع ہے وہاں مسلمان بھی کافی ہیں۔ وہاں کے علماء کے ساتھ مبلغ صاحب کا تبادلہ خیالات اور مباحثہ ہونا چاہیئے۔ چنانچہ فریقین کھمم پہنچ گئے۔ یہاں کی ایک مسجد میں بعد نمازِ عصر ساٹھ ستر آدمیوں کی موجودگی میں غیر احمدی علماء سے مباحثہ شروع ہوا۔ وفات وحیاتِ مسیح پر گفتگو قرآن کریم کی رُو سے شروع ہوئی۔ خاکسار نے بتایا کہ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ کی رُو سے حضرت عیسٰی علیہ السلام کی قوم سے علیحدگی توفّی کے ذریعہ سے ہوئی ہے۔ جس کے معنے وفات کے ہیں۔ اب جبکہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ عیسائی قوم بگڑ چکی ہے۔ تو حضرت عیسٰی علیہ السلام کی وفات بھی ہو چکی ہے۔ بعض حاضرین نے کہا کہ ترجمہ میں کیا معنے لکھے ہیں، دیکھا تو قبض کے معنی حضرت شاہ رفیع الدین صاحب نے لکھے ہیں۔ قبض رُوح ہوتی ہے جسم نہیں ہوتا۔ پھر بخاری شریف کی حدیث كما قال العبد الصالح ... الخ پیش کر کے بتایا کہ اس حدیث میں حضورؐ نے توفّی کے معنے خود فرما دیئے ہیں۔ اور اپنے لئے توفّی کا لفظ آیتِ کریمہ کو درج کر کے استعمال فرمایا ہے پس جس طرح رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی توفّی ہوئی اسی طرح حضرت عیسٰی علیہ السلام کی توفّی ہو چکی ہے۔ اِس حقیقت کے سامنے لاجواب ہو کر "بل رفعه الله اليه" کے الفاظِ قرآنی مدِمقابل مولوی صاحب نے پیش کئے۔ خاکسار نے اس آیتِ کریمہ کی اچھی طرح وضاحت کر کے بتایا کہ قرآن کریم کا یہ بھی ایک زبردست اعجاز ہے کہ اللہ تعالیٰ جو عالم الغیب ہے وہ تو جانتا تھا کہ مسیح اور مہدی کے ظہور پر "توفّی" اور "رفع" کے الفاظ مابہ النزاع ہوں گے۔ اور بڑے مباحثے اس پر ہوں گے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس مسئلہ کو یفسّر بعضه بعضاً کے اصول پر پہلے سے حل فرما دیا ہے۔ کہ واذ قال الله يا عيسى انى متوفيك ورافعك الىّ۔ پہلے متوفّی ہے اور بعد میں رفع ہے۔ ثابت ہوا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام نے پہلے وفات پائی ہے اس کے بعد آپ کا رفع ہوا۔ اور وفات کے بعد جو رفع ہوتا ہے وہ جسم کا نہیں ہوتا رُوح کا ہوتا ہے۔ اور آپ اس آیتِ کریمہ کے اُلٹ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کا رفع تو پہلے ہو چکا ہے اور وفات بعد میں ہو گی۔ اس مسئلہ پر لاجواب ہوتے دیکھ کر ایک اور مولوی صاحب، مودودی صاحب کی تفسیرِ قرآن کھول کر بیٹھ گئے۔ ابن مریم کے متعلق جو احادیث ہیں اُن کے کیا معنے کریں۔ خاکسار نے بتایا کہ جب قرآن کریم سے ثابت ہو گیا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام وفات پا چکے ہیں تو اب ہمیں احادیث سے یہ استفادہ چاہیئے کہ ابن مریم سے مثیل مراد ہے اور یہ دیکھنا پڑے گا کہ یہ احادیث حضرت مہدی معہود اور مسیح موعود پر چسپاں ہوتی ہیں یا نہیں؟ اس پر مولوی صاحب نے کہا ٹھیک ہے۔ اب میں احادیث پڑھتا ہوں۔ سب سے پہلی عبارت کسرِ صلیب پڑھی۔ خاکسار کے دریافت کرنے پر کہ آپ اس کے حقیقی معنی کرتے ہیں یا تاویلی۔ موصوف نے تاویلی معنوں کا اقرار کیا۔ خاکسار نے تفصیل کے ساتھ حضرت اقدس مہدی و مسیحؑ کے ذریعہ سے جو کسرِ صلیب ہوئی ہے اس کی وضاحت کی۔ پھر قتلِ خنزیر ڈاکٹر الیگزنڈر ڈوئی، عبداللہ آتھم، پنڈت لیکھرام وغیرہ کے واقعات پیش کر کے بتایا کہ یہ قتلِ خنزیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھوں سے ہوا۔ یہ لوگ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر حملے کر کے گندگی پر مُنہ مار رہے تھے۔ پھر یفیض المال کی تشریح کر انعامی چیلنج حضور نے ہزاروں روپے کے دیئے۔ جو آج تک لاجواب پڑے ہیں۔ اور یہ مال قبول کرنے کی کسی کو جرأت نہیں ہو رہی ہے پھر مولوی صاحب نے یہ حدیث پیش کی کہ "اس کے لئے نمازیں جمع کی جائیں گی"۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے خاکسار نے اعجاز احمدی کی تصنیف کی تدوین کے ایام میں حضور کے ساتھ جو کئی دن تک ظہر اور عصر پھر مغرب و عشاء کی نمازیں صحابہ کرام جمع کرتے رہے اس کی وضاحت کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ یہ مولوی صاحب بھی کتاب چھوڑ کر بیٹھ گئے۔ اور جو ان میں سے بڑے عالم کہلاتے تھے انہوں نے صاف کہہ دیا کہ آپ چلے جایئے۔ ہم مناظرہ نہیں کریں گے۔ خاکسار نے کہا کہ یہ اچھا موقع ہے بہتر ہے کہ پانچ پانچ منٹ فریقین کی تقاریر کا چار پانچ مرتبہ تبادلہ ہو تاکہ اس موقع پر فریقین کے دلائل کی مزید وضاحت ہو جائے۔ لیکن مولوی صاحب نے صاف انکار کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم لوگ نہایت کامیابی کے ساتھ بالوضاحت پیغامِ حق پہنچا کر لوٹے۔ کھمم میں دو میاں بیوی نئے احمدی پولیس ملازمت میں ہیں۔ مقامی احمدی کوئی نہیں ہیں حالانکہ مسلمانوں کی تعداد یہاں بہت اچھی ہے۔ عاجزانہ درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مخالفین کی آنکھیں کھولے۔ مری پیڈا اور کھمم کے علاقہ میں علماء بھی احمدیت کے نور سے منور ہوں۔ اور غیر مسلم بھی۔ اللّٰھم آمین۔

یکم امان (مارچ) کو خاکسار گوریپوتا پہنچا۔ یہاں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک نہایت مخلص جماعت قائم ہو رہی ہے۔ مکرم عبدالغنی صاحب اور مکرم عبدالعزیز صاحب اور مکرم عبدالرحمٰن صاحب اس جماعت کے روحِ رواں ہیں۔ نہایت اخلاص کے ساتھ خدمتِ سلسلہ انجام دے رہے ہیں۔ غیر مسلموں پر بھی بہت اچھا اثر ہے۔ مکرم سیٹھ عبدالعزیز صاحب اپنی اہلیہ صاحبہ کے ساتھ امسال قادیان کے جلسہ میں بھی شریک ہوئے اور اخلاص میں بہت ترقی کی۔ خاکسار کے یہاں پہنچنے پر احمدی بچوں نے جلوس کی شکل میں اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد کے

اسلامی نعرے لگائے۔ بعد نماز جمعہ چھ افراد بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

رات کو جلسہ منعقد ہوا۔ جس کی صدارت جناب ڈاکٹر راما او صاحب ڈپٹی سرپنچ گوری دیوی پیٹ نے کی۔ اور سٹیج سیکرٹری کے فرائض مکرم عبد الرحمن صاحب نومسلم نے انجام دیئے۔ خاکسار کی تقریر کا ترجمہ بزبان تلنگو محترم ماسٹر عبد النبی صاحب کرتے رہے۔ تلاوت قرآن کریم احمدی بیگم بچی نے کی۔ احمدی بچے بچیوں نے چھوٹی چھوٹی نظمیں اور تقریریں بھی کیں۔ غوثیہ بیگم اور نور جہاں نے بھی اچھی نظمیں پڑھیں۔ یہ اچھی تربیت کا نتیجہ ہے۔ محترم سید حیات علی صاحب آف کتہ گوڑم نے بھی تقریر کی۔

خاکسار کی تقریر پر مسٹر وی جگنا تھ راؤ ہیڈ ماسٹر ہائی اسکول نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ میں اپنی بڑی خوش قسمتی سمجھتا ہوں کہ مبلغ صاحب سے دوسری مرتبہ تقریر سننے اور ملاقات کا موقعہ ملا۔ آپ نے اسلامی لٹریچر، بائیبل اور ہندو لٹریچر سے جو حقائق پیش کئے ہیں اور حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی صداقت پیش کی ہے اور جو لٹریچر میں نے مطالعہ کیا ہے اس سے یہ حقیقت اظہر من الشمس ہو چکی ہے کہ یہ سچائی ہے۔ اور جب یہ حقیقت واضح ہو چکی ہے۔ تو اب اس کے قبول کرنے میں ہمیں دیر نہیں کرنا چاہیئے۔ اور اگر ہم لوگ جلد اس صداقت کو قبول نہ کریں گے تو خدا کی گرفت میں آجائیں گے۔

اسی طرح محترم گنگل ستیہ نارائن صاحب منصف نے بھی جماعت احمدیہ کے متعلق بہت ہی اچھے تاثرات کا اظہار کیا اور تقریر پر پسندیدگی کا اظہار کیا۔ اسی طرح صدر جلسہ نے بھی جماعت کی بہت تعریف کی۔ انفرادی طور پر بھی یہاں تبلیغ کرنے کا بہت اچھا موقعہ ملا۔ لاؤڈ اسپیکر کا اچھا انتظام تھا۔ مقامی طور پر بعض تربیتی امور انجام دیئے۔

جگنا پیٹ

۴ر امان کو خاکسار جگنا پیٹ مکرم محمد یوسف صاحب معلم وقف جدید کے ہاں پہنچ گیا۔ ۴ر کو راز دلی میں ہم دونوں تبلیغ کے لئے گئے۔ بعض غیر مسلم معززین اور غیر احمدی احباب کو انفرادی تبلیغ کی۔ محترم کے۔ محبوب صاحب لیکچرر نے احمدی دوست سے ملاقات کی۔ ضروری تربیتی امور انجام دیئے۔ ۵ر کو ہم دونوں عملہ پورم پہنچے۔ یہاں دو نوجوان پہلے احمدی ہو چکے ہیں۔ ایک دوست جو زیر تبلیغ تھے بڑے تپاک سے ملے اور بتایا کہ احمدیت کی سچائی تو مجھ پر کھل چکی تھی لیکن کبھی دنیا اپنی طرف کھینچتی تھی کبھی خدا کی محبت غالب آتی تھی۔ اس کشمکش کو دیکھ کر میں نے دعا کی تھی کہ اے خدا میں تو ڈرتا ہوں اس لئے تو خود اپنا ہاتھ بڑھا کر مجھے دلدل سے نکال لے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے ہی آپ کو بھیجا ہے۔ چنانچہ بڑے خلوص کے اظہار کے ساتھ مکرم محمد حسین صاحب نے بیعت کر لی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ یہاں کی دونوں مسجدوں میں جا کر بالوضاحت تبلیغ کا اچھا موقعہ ملا۔ اعتراضات کے جوابات دیئے گئے۔ یہاں اندرونی مخالفت ہو رہی ہے۔ لیکن دلائل کے سامنے سب کو سر جھکانا پڑتا ہے۔

ایک چھٹی کی بنا پر عملہ پورم سے ہم لوگ YANAM (ینم) پہنچے۔ نماز ظہر کا وقت تھا۔ ہم لوگوں کی اقتدا میں سب نے نماز پڑھی۔ امام مسجد صاحب نے دوپہر کے کھانے پر مدعو کیا۔ کھانے کے بعد اچھی طرح سے گھر پر ہی موصوف کو تبلیغ کی۔ یہ صاحب نہایت شریف اور متمول آدمی ہیں۔ بہت متاثر ہوئے۔ پھر محترم قاضی محمد عبد اللہ صاحب باشا کے مکان پر پہنچے۔ موصوف بیمار تھے انہوں نے بتایا کہ وہ پرانے غیر مبائع دوست ہیں۔ یعنی مولوی محمد علی صاحب اور مولوی صدر الدین صاحب کی بیعت کئے ہوئے تھے۔ خاکسار نے مختصر طور پر مصلح موعود کا مسئلہ سمجھایا۔ اور "ایک غلطی کا ازالہ" کی طرف توجہ دلائی۔ موصوف نے بتایا کہ بیعت کرنے کا میرا ارادہ تو تھا ہی اور متعدد مبائعین نے مجھے توجہ دلائی تھی۔ لیکن آج میں شرح صدر سے بیعت کرتا ہوں۔ چنانچہ موصوف نے بیعت کر لی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

رات کو مسجد میں جلسہ ہوا۔ با اثر لوگ جلسہ میں شریک ہوئے۔ بہت اچھا اثر تقریر کا حاضرین نے لیا۔ رات کے کھانے پر بھی محترم امام مسجد صاحب کے ہاں ہی ہم لوگ مدعو تھے۔ قاضی صاحب تو بیماری کی وجہ سے جلسہ میں شریک نہ ہو سکے۔ موصوف کی صحت کاملہ کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

بستی کے سبھی پڑھے لکھے اور سرکردہ لوگوں نے بہت ہی اچھا اثر لیا۔ اور بار بار آنے کے لئے بھی کہا۔ بس اسٹینڈ تک مشایعت فرمائی۔ اور راچندرا پورم جہاں ہم کو جانا تھا وہاں کے ٹکٹ خرید کر بھی دے دیئے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ ان سب کی ہدایت کے لئے اور احمدیت قبول کرنے کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

راچندرا پورم میں ہمارے نئے احمدی نوجوان سید محمد بخاری صاحب ہیں۔ دوپہر کا کھانا موصوف کے ہاں کھایا۔ مسجد میں اور بستی کے بعض سرکردہ دوستوں کو تبلیغ کی۔ بہت لوگ متاثر ہوئے۔ یہاں کی مسجد میں ایک بڑا پوسٹر آویزاں تھا جس میں تبلیغی دیوبندی۔ وہابی۔ اسلامی۔ اہلحدیث۔ الیاسی۔ جماعتوں کے عقائد کی وضاحت کر کے مع مولوی اشرف علی صاحب تھانوی سب کا کفر ثابت کیا گیا ہے۔ خاکسار نے ان لوگوں سے کہا کہ یہ سب فرقے تو آپ کے نزدیک کافر ہو چکے ہیں۔ اب حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ہی جماعت ہے جس پر غور کر کے اور اس پر ایمان لا کر آپ لوگ اپنے لئے اور اسلام کے لئے مفید وجود بن سکتے ہیں۔

۶ر امان کو ہم لوگ راجمندری پہنچ گئے۔ مسجد میں کمرہ کرایہ کا لیکر قیام کیا۔ انفرادی طور پر تبلیغی سلسلہ جاری رہا۔ مکرم محمد یوسف صاحب نے اپنے زیر تبلیغ افراد سے ملاقات کروائی۔ بعد نماز عشاء مسجد میں خاکسار کی تقریر کروانے کے لئے بعض غیر احمدی احباب نے بھی کوشش کی۔ لیکن اجازت نہ مل سکی۔ بہر حال یہاں بھی اب احمدیت کے ساتھ رواداری کا جذبہ پیدا ہو رہا ہے۔ مسجد کمیٹی کے صدر صاحب نے بتایا کہ کمیٹی نے فیصلہ کر رکھا ہے کہ حنفی عقیدہ کے عالم کے بغیر یہاں کسی بھی فرقہ کے عالم کی تقریر نہ ہو۔ خاکسار کے دریافت کرنے پر کہ حنفی سے آپ کی کیا مراد ہے۔ ایک غیر احمدی معزز دوست نے برجستہ فرمایا کہ یہاں حنفی سے یہ مراد ہے کہ جو شخص قبر کے پاس جا کر سجدہ کرے۔ یہ ایک حقیقت بھی تھی اور لطیف مزاح بھی تھا۔

بہر حال اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجموعی طور پر یہ گیارہ روزہ دورہ بہت کامیاب رہا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

یہ سب کچھ برکات خلافت کا نتیجہ ہے۔ چار عدد نئے بیعت فارم پُر کئے گئے جشن فنڈ کے وعدے بھی بہتوں نے بڑھ چڑھ کر کئے۔ چندہ جات کی اہمیت و ضرورت بتائی جاتی رہی۔ اور بعض دیگر تربیتی امور بھی انجام دیئے۔

۹ر امان کو صبح ۱۰ بجے واپس حیدرآباد پہنچ گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

شکریہ احباب

اس دورہ میں ہمارے مخلص احمدی احباب نے مخلصانہ تعاون پیش کیا۔ بعض غیر احمدی احباب نے خلوص و تعاون کا مظاہرہ کیا۔ اور بعض غیر مسلم احباب نے بھی بہترین تاثرات کا اظہار فرمایا۔ اور احمدی بچوں نے بھی اسلامی کردار کا نمونہ دکھایا۔ ان سب کا میں تہ دل سے مشکور ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو روحانی اور جسمانی انعامات سے نوازے اور زیادہ سے زیادہ خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرما دے۔ اور نیک مرادیں پوری فرمائے۔

بیعتیں گوری دیوی پیٹ ۶۔ جگنا پیٹ ایک۔ عملہ پورم ایک۔ ینم ایک۔ کل نو افراد بیعت کر کے داخل سلسلہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ استقامت دے۔

"صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ" کے سلسلہ میں

نفلی عبادت اور ذکر الٰہی کا پانچ نکاتی پروگرام

(۱) جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک یعنی ۱۸۰ سے کچھ زاید مہینوں تک ہر ماہ احباب جماعت ایک نفلی روزہ رکھیں جس کے لئے ہر محلہ، قصبہ یا شہر میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

(۲) دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر نماز فجر سے پہلے تک، یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

(۳) کم از کم سات مرتبہ روزانہ سورۃ فاتحہ کی دعا پڑھی جائے۔ اور اس پر غور و فکر کیا جائے۔

(۴) تسبیح و تحمید[1]۔ درود شریف اور استغفار ۳۳-۳۳ بار روزانہ پڑھے جائیں۔

(۵) مندرجہ ذیل دو دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں:-

(۱)— رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔ (البقرہ)

(۲)— اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ ؞

---

[1] تسبیح و تحمید: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔
درود شریف: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔
استغفار: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔

(ایڈیٹر بدر)

جماعت احمدیہ کی طرف سے
مغربی افریقہ میں جاری کردہ ہیلتھ سنٹرز کی حسنِ کارکردگی کے شاندار نتائج

؎ خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار

(المسیح الموعودؑ)

از محترم مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ

عیسائیوں میں حضرت مسیح ناصریؑ کے نام پر بہت سے غلط عقائد رائج ہیں جن کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ نے مثیلِ مسیح کو مبعوث فرمایا اس مسیح محمدیؐ (جس کو کاسرِ صلیب بھی کہا گیا ہے) کی یلغار سے اہل کلیسا بوکھلا ہی تو اٹھے ہیں۔ انیسویں صدی میں ان کے بلند بانگ دعوے کہ بیسویں صدی ساری دُنیا میں صلیب کی چمکار دیکھے گی۔ اور تو اور مکہ اور مدینہ پر بھی صلیب کا جھنڈا لہرائے گا۔ اور کجا اب ان کے اپنے گرجاؤں پر FOR SALE (برائے فروخت) کے بورڈ آویزاں ہیں۔ لنڈن سے ایک نمائندہ کی حالیہ رپورٹ پڑھیئے جو اس زبردست انقلاب کا ثبوت ہے۔

"افریقہ میں عیسائیت کی تبلیغ کرنے والے رومن کیتھولک اور دوسرے مکتبِ خیال کے عیسائی ادارے افریقہ میں اسلام قبول کرنے کے نئے رجحان سے سخت پریشان ہیں ان عیسائی مذہبی اداروں کا خیال ہے کہ اسلام بتدریج پھیلتا جا رہا ہے۔" اس کے ساتھ ہی اسلام کی تبلیغ و ترویج میں نئی زندگی پیدا ہوگئی ہے خصوصاً غانا اور نائیجیریا اور مشرقی ساحلی علاقوں میں اسلام کا اثر بڑھ رہا ہے۔ یہاں عیسائیوں کو احمدی فرقے کے تبلیغی اداروں کا زبردست مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ احمدی فرقے کی تبلیغی کارروائیاں عیسائیت کی سخت مخالف ہیں۔"

(روزنامہ جنگ کراچی ۸ جولائی ۱۹۷۱ء)

عیسائی حلقوں میں موجودہ زبردست بے چینی کاسرِ صلیب کی نہ صرف صداقت کا ثبوت ہے بلکہ یہ بھی کہ

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت

پھر اللہ تعالیٰ کی قدرت دیکھئے کہ کسرِ صلیب کے لئے کئی زمینی تائیدات بھی موجودہ صدی میں ہی منصہ شہود پر آئیں۔ مثلاً مکتوب اسکندریہ ۱۹۰۵ء میں ملا۔ وادی قمران کے صحیفے ۱۹۴۷ء میں نکلے۔ کفنِ مسیح پر سائنسی تحقیق ۱۹۵۷ء میں شائع ہوئی۔ پس کیا موجودہ حالات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس بات کی صداقت روشن نہیں ہوتی جا رہی کہ ؎

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آگیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار

مگر اسی پر بس نہیں بلکہ مسیح کے لغات کے لحاظ سے دو اور معنی بھی بڑے مشہور و معروف ہیں۔

۱۔ مسیح کہتے ہیں سفر کرنے والے کو چنانچہ حضرت مسیح ناصریؑ نے بھی فلسطین سے کشمیر تک کے لمبے سفر کئے۔ اور اسم بامسمیٰ بنے۔

۲۔ طبیب حاذق کو بھی لوگ مسیح کا خطاب دیتے ہیں۔ جیسے درِ ثمین میں یہ شعر آتے ہیں ؎

کیا شک ہے ماننے میں تمہیں اس مسیح کے
جس کی مماثلت کو خدا نے بنا دیا
حاذق طبیب پاتے ہیں تم سے یہی خطاب
خوبوں کو بھی تم نے مسیحا بنا دیا

عجیب اتفاق ہے کہ یہ دونوں کام مسیحِ محمدی کے نافلہ موعود حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ پورے ہوئے جبکہ وقت کی ضرورت نے آپ سے یورپ اور افریقہ کے اہم ممالک کے سفر کروائے اور ان ممالک کے رہنے والوں نے آپ کے وجود میں زندہ خدا کے زندہ نشان مشاہدہ کئے (مسٹر لوئنگ غانا)۔ اور آپ کی ملاقات نے اُن کے دلوں پر ایسا احساس چھوڑا جس کا دلآویز نقش وہ زندگی بھر محو نہ کرسکیں گے۔ (پرنس ولیمز آف سیرالیون) اور پھر آپ نے مغربی افریقہ کے تاریخی سفر میں ارضِ بلال کے مظلوموں کی دادرسی حاذق طبیبوں اور حاذق اساتذہ کے ذریعہ فرمانے کے لئے "نصرت جہاں آگے بڑھو" کا عظیم الشان پروگرام جاری فرمایا۔ جو کہ کسرِ صلیب کے کام میں اور تیز نمایاں کردار ادا کر رہا ہے۔ آنے والی حقیقت کا اظہار ایک عیسائی رسالہ نے بھی کیا تھا:-

"جس دن میں نے سیرالیون چھوڑا اس دن اسلام کا پہلا میڈیکل مشنری پہنچا۔ یہاں کے مقامی پریس نے بہت تھوڑی اور مختصر سی خبریں اس کے متعلق شائع کیں۔ جہاں تک مجھے علم ہے کسی عیسائی لیڈر نے اس کا نوٹس نہ لیا مگر میرے نزدیک یہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا ایک اور نشان ہے مسلمان بھی عیسائی مشنوں کے طور و طریق کو اپنا رہے ہیں۔ اور یہ اسلامی طبی مشن بھی اس پروگرام کا ایک حصہ ہے جو جماعتِ احمدیہ چلا رہی ہے، جسے مغربی افریقہ میں اسلامی انقلاب لانے کے لئے پیشرو کی حیثیت حاصل ہے۔"

(ورلڈ کرسچین ڈائجسٹ جون ۱۹۶۱ء)

شاندار کارنامے

غانا مغربی افریقہ کا ایک اہم ملک ہے جس کی زمین سونا اُگلنے میں مشہور چلی آرہی ہے۔ اور اسی وجہ سے اس کا نام گولڈ کوسٹ رکھا گیا تھا۔ جو آزادی کے بعد غانا میں بدل دیا گیا ہے۔ افریقہ کے مختلف علاقوں میں ناکامی کے بعد عیسائی چرچوں نے اب غانا کو افریقہ میں عیسائیت کا اڈہ (BASE) بنانے کی مہم شروع کر رکھی ہے۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ روحانی اور تبلیغی میدان میں پادری کاسرِ صلیب کی یلغار کو روک نہیں سکے۔ بلکہ بعض جگہ مشن بند کرنے پر مجبور ہو گئے۔ تو اب احمدی ڈاکٹروں اور اساتذہ کے سنہری کارناموں کے شاندار ریکارڈ کا وہ کب اور کتنی دیر تک مقابلہ کرسکیں گے۔ اس کا اندازہ آپ ذیل کے واقعات سے بخوبی لگا سکیں گے۔

نصرت جہاں آگے بڑھو پروگرام کے تحت سب سے پہلے ڈاکٹر مکرم غلام احمد صاحب بریگیڈیر (ریٹائرڈ) اکتوبر میں غانا پہنچے۔ پھر تین اور ڈاکٹر یکے بعد دیگرے وہاں پہنچے۔ ان چاروں واقف ڈاکٹروں کی کارکردگی کا معیار ہر لحاظ سے بلند ہے۔ مزید برآں یہ کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اُن کی جد وجہد کے بہترین اثمار ہیں دے رہا ہے۔ مثلاً ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب مارچ ۱۹۷۱ء میں غانا پہنچے تو اسکورے کے گاؤں میں معمولی سے چند کمرے ملے۔ جہاں انہوں نے ہسپتال شروع کر دیا۔ اور جاتے ہی بے سر و سامانی کی حالت کے باوجود کراہتے ہوئے مریضوں کے اپریشن شروع کر دیئے اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی فضل فرمایا۔ اور مریض صحت یاب ہوگئے۔ اور پھر جوں جوں نئے مریضوں کی تعداد بڑھتی گئی۔ ڈاکٹر صاحب نے مزید کمرے کرایہ پر لینے شروع کر دیئے۔ سال تک ۵۵ بستروں کا انتظام ہوگیا۔ احمدیہ مسجد بن گئی۔ احمدیہ پرائمری اور مڈل سکول کے علاوہ احمدیہ سیکنڈری سکول بھی کھل گیا۔ دُور دُور سے آنے والے مریضوں کے لئے حکومت نے اس چھوٹے سے گاؤں تک بس سروس چلا دی نیز بجلی اور پانی کا باقاعدہ انتظام کر دیا۔ گاؤں والوں نے مسافروں کے آرام کے لئے چھوٹے چھوٹے ہوٹل بنا دیئے۔ اور جنگل میں منگل کا سا سماں پیدا کر دیا۔ اور اب جب وہاں کے لوگوں کو علم ہوا کہ ڈاکٹر صاحب وقف کا تین سالہ عرصہ پورا کرنے کے بعد واپس چلے جائیں گے تو اُن کی مقامی کونسل نے متفقہ طور پر یکم جولائی ۷۳ء کو ایک ریزولیوشن پاس کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجوایا جس کی خبر وہاں کے مقامی روزنامہ THE POINEER نے یوں شائع کی:-

"ضلع اسکورے کی بہبود اور منصوبہ بندی کمیٹی نے اپنے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ درخواست کی ہے کہ ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب نے گذشتہ ۲½ سال میں مقامی حالات کے متعلق وسیع معلومات اور اہم تجربہ حاصل کر لیا ہے۔ اس کی وجہ سے وہ ہماری ساری قوم کے لئے ایک نہایت ہی مفید وجود ثابت ہو رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف احمدیہ ہسپتال میں صرف غانا کے باشندوں کی خدمت ہی نہیں کر رہے ہیں بلکہ ہمسایہ افریقن ممالک مثلاً آئیوری کوسٹ، نائیجیریا۔ اپر وولٹا اور ٹوگو کے لوگ بھی ان سے کامیاب علاج کروا رہے ہیں۔

ڈاکٹر مجتبیٰ صاحب کا یہ شاندار ریکارڈ قابلِ فخر ہے کہ اس عرصہ میں انہوں نے ۲۵۰۰ میجر اپریشن کئے ہیں۔ جن میں سے ایک بھی ناکام نہیں ہوا۔ لہٰذا ڈاکٹر صاحب کو مزید کچھ عرصہ وہاں رہنے دیا جائے۔"

اِس مسیحا (ناصر دین) کی دعاؤں کی بدولت اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر صاحب موصوف کے ہاتھ میں غیر معمولی شفا رکھ دی ہے۔ یہاں تک کہ وہاں کے عیسائی ریجنل کمشنر نے ایک عورت کو جو سرکاری ہسپتالوں سے علاج کروا کر تھک گئی تھیں اپنی مسز اسٹنٹ جیمز کے ساتھ ہمدردی

احمدی ڈاکٹر کے پاس علاج کے لئے بھجوایا۔

اسی طرح ایک بچی (ADOBEA) کے متعلق غانا کے سرکاری اور غیر سرکاری ڈاکٹروں نے یہ فیصلہ کیا کہ اس کا اپریشن ہوگا جو لنڈن میں ہی ہو سکے گا۔ پھر اخبار کے ذریعہ سے چندہ جمع ہونا شروع ہوا۔ تا بچی کے سفر کے لئے رقم مہیا ہو سکے ڈاکٹر مجیب صاحب کو علم ہوا تو آپ نے بچی کا معائنہ فرمایا اور احمدیہ ہسپتال میں اس اپریشن کو سرانجام دینے کی پیشکش فرما دی اس خبر پر وہاں کے ایک موقر روزنامہ "SPECTATOR" ۳۰ ر اکتوبر ۱۹۷۱ء کی اشاعت میں پہلے صفحہ پر سب سے بڑی سُرخی جمائی کہ

A PAKISTANI DOCTOR CAN HELP ADOBEA.

یہ ہسپتال لوگوں کی خدمت بھی سب سے زیادہ کر رہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس کی آمد میں بھی غیر معمولی برکت ڈال رہا ہے جس سے غانا میں کئی سیکنڈری سکول چل رہے ہیں۔ اور اب ہسپتال کی نئی عمارت بن گئی ہے۔ جس کے لئے عمارتی سامان ہی پانچ لاکھ روپے سے خرید اگیا۔ وقارِ عمل کے ذریعہ سے بہت سا کام ہوا۔ اور حکومت کے معیار کے مطابق یہ ہسپتال ۲۵ لاکھ روپے کی مالیت کا ہے۔ اس ہسپتال کی بنیادیں کھودنے کے کام کا افتتاح اشانٹی پراونس (غانا) کے ریجنل کمشنر کرنل ہیڈ نے ۱۰ اپریل ۱۹۷۳ء کو کرتے ہوئے حاضرین سے فرمایا

"اس حقیقت کا انکار کوئی بھی نہیں کر سکتا کہ جماعت احمدیہ نے غانا میں مختصر سی مدت میں ہماری قوم کی ترقی کے لئے شاندار کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔ مثال کے طور پر تعلیمی میدان کو ہی لیجئے اس حقیقت کو سمجھتے ہوئے کہ تعلیم ہی قوم کو بنا سکتی ہے جماعت نے بے شمار پرائمری اور مڈل سکول [illegible] کے علاوہ ملک کے طول [illegible] سیکنڈری سکول جاری [illegible] ان میں سے بیشتر [illegible] سالوں میں کھولے گئے ہیں۔ یہ جماعت احمدیہ کا شاندار اور قابلِ تعریف کام ہے جس پر میں انہیں خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں۔ نیز جماعت احمدیہ تعلیمی حالت کو بہتر بنانے کے علاوہ عوام کی صحت کو بہتر بنانے کے پروگرام پر بھی عمل کر رہی ہے مجھے خوشی ہے کہ جماعت نے جو عظیم الشان طبی پروگرام بنایا ہے۔ اس کا ایک حصہ اسکو رے احمدیہ ہسپتال کی شکل میں ہمارے سامنے ہے۔ جو آج سے دو سال قبل کرایہ کی عمارت میں شروع کیا گیا اور اب اس کی شہرت ملک بھر میں پھیل چکی ہے۔ جس کے لئے یہ ثبوت کافی ہے کہ ہر ماہ ایک سو کامیاب اپریشن ہوتے رہے ہیں اور اب یہ نیا ہسپتال جو تین لاکھ سڈی کے خرچ سے تیار ہوگا غانا اور اس کے ارد گرد کے ممالک کے عوام کی طبی خدمت بہتر رنگ میں بجالائے گا۔ اس کارنامہ کے ذریعہ جماعتِ احمدیہ نے اپنے ایمان کہ "خدا پر ایمان لانے کے بعد صفائی اور صحت کا نمبر آتا ہے" پر عمل کر کے دکھا دیا ہے کہ رُوحانی صحت کے ساتھ ساتھ جسمانی صحت کا بھی انتظام کرنا ضروری ہے"۔

(THE POINEER 12 Th April 73)

مغربی افریقہ میں ہسپتالوں میں سے دوم آنے والا احمدیہ ہسپتال سویڈرو ہے۔ جو مکرم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب نے ۱۹۷۱ء میں جاری فرمایا۔

افتتاحی تقریر کرتے ہوئے الحاج ثنائی عمامہ نے بتایا کہ غانا میں اسلام کا از سر نو احیاء جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں ہی ظہور میں آیا ہے۔ سویڈرو کا شہر جو ایک عیسائی شہر شمار ہوتا تھا اب اس کی آبادی کا بڑا حصہ مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کاسرِ صلیب کے اس خادم کے ہاتھ میں جو غیر معمولی شفا بخشی اس کی بدولت چند دنوں میں ہی مریضوں کا تانتا لگ گیا۔ باری لینے کے لئے صبح چار بجے ہی مریضوں کی لمبی لائن لگ جاتی۔ اور عیسائی پادری نہ صرف خود اپنے علاج کے لئے احمدیہ ہسپتال میں آتے ہیں۔ بلکہ دوسرے مریضوں کو بھی بھجواتے ہیں۔ ایک دفعہ دو پادری دُعا کے لئے وہاں آئے مگر جب اسلام کے خدا کے سامنے ان کی کوئی پیش نہ چلی تو چلتے بنے۔ اس واقعہ کو مکرم ڈاکٹر صاحب نے دو دسمبر ۱۹۷۱ء کو یوں قلمبند فرمایا ہے:۔

"خاکسار اپریشن میں مشغول تھا تو میری بیوی نے اطلاع دی کہ دو آدمی ملنا چاہتے ہیں۔ اور یہ صبح بھی ملنے کے لئے آئے تھے لیکن بھیڑ (RUSH) کی وجہ سے واپس چلے گئے۔ پہلے میں نے انہیں دفتر میں بیٹھنے کو کہا لیکن بعد میں وقت کی بچت کی خاطر ان کو اپریشن تھیٹر میں ہی بُلا لیا۔ اس وقت اپریشن بھی ختم ہونے کے قریب تھا۔ ان سے آمد کا مقصد پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم پادری ہیں اور HEALERS CHURCH سے آئے ہیں اور مریضوں کے لئے دُعا کرنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ میں نے کہا یہ تو بہت اچھا مقصد ہے کہ آپ دُعا کرنے کے لئے آئے ہیں۔ لیکن دُعا تو ہم بھی کرتے ہیں۔ اس لئے میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ آپ کس طریق سے دُعا کرتے ہیں۔ تاکہ اگر آپ کا طریقہ ہمارے طریقہ سے بہتر ہے تو ہمیں بھی اسے اپنانا چاہیئے۔ میں نے کہا یہ اپریشن کا مریض جو آپ کے سامنے لیٹا ہوا ہے اس کے لئے دُعا شروع کریں۔ شروع میں ہی کہنے لگے کہ دُعا کرنے سے پہلے ہمیں ایک (VISION) ہوتا ہے۔ میں نے حیرانی کا اظہار کیا کہ آپ کا مذہب تو بہت اچھا ہے دعا سے پہلے ہی VISION شروع ہو جاتا ہے۔ پھر میں نے کہا آگے مزید دُعا شروع کریں تو اس نے کہا OH FATHER اے ہمارے باپ۔ میں نے پوچھا یہ فادر کیا چیز ہے؟ کہنے لگے یہ GOD یعنی اللہ کو ہم فادر پکارتے ہیں۔ میں نے کہا یہ تو بڑی ناقص تشبیہہ ہے۔ وہ تو قادرِ مطلق ہے ربّ العٰلمین ہے۔ اس کو فادر کہنا تو بڑی ناقص تشبیہہ ہے۔ پھر میں نے کہا اور آگے فرمائیں تو پھر اس نے JESUS CHRIST کا نام لیا۔ میں نے پوچھا یہ کیا چیز ہے۔ کہا کہ یہ خدا کا بیٹا ہے۔ میں نے کہا کیا خدا کو بیٹوں کی بھی حاجت ہے تو کل اور بیٹوں کی حاجت ہوگی۔ پھر اور بیٹوں اور بیویوں کی حاجت ہوگی ایسے خدا کی عبادت کیا کی جائے جو خود حاجتمند ہو۔ میں نے کہا کہ بہتر یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہستی کے متعلق ایک اصول طے کر لیں کہ کس قسم کی وہ ہستی ہے۔ جس کی انسان عبادت کرے۔ اور اس سے دُعا کرے میں نے مزید کہا کہ میں جس ہستی کی عبادت کرنا چاہتا ہوں وہ قادرِ مطلق اور حاجتوں سے بے نیاز سمیع و علیم و بصیر ربّ العٰلمین ہے۔ سب عالمین کو پیدا کرنے والا۔ نہ اُسے نیند آتی ہے۔ نہ اُونگھ۔ کوئی چیز اس سے چھُپی نہیں ہے۔ اور کوئی کام اس کے لئے ناممکن نہیں ہے۔ اس سے کم کوئی ہستی عبادت کے لئے فضول ہے۔ لاجواب ہو کر چلنے کی اجازت مانگی میں نے انہیں ہسپتال کے دو عدد Re-visit کارڈ دیئے جن پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، اور ھو الشافی لکھا ہوا ہے۔ مع انگریزی ترجمہ میں نے ان کو بتایا کہ ہم اپنے مریضوں کے لئے ان الفاظ سے دُعا کرتے ہیں"۔

عیسائی ڈاکٹروں اور دوسرے عملہ نے جب احمدیہ ہسپتال کی اس بے پناہ قبولیت کو دیکھا جہاں سو سو میل کا سفر کر کے مریض آتے ہیں۔ اور عیسائیوں کو بھی گڈ مارننگ کی بجائے السّلام علیکم کہنے کی عادت پڑ گئی ہے تو عیسائی سیکرٹری سے مل کر اس ہسپتال کو بند کروا دیا۔ ڈاکٹر صاحب اور ان کا عملہ برابر دس ماہ تک حضرت خلیفۃ المسیح کی خواہش کے مطابق جد و جہد کرتے رہے۔ اور دُعاؤں میں مصروف رہے۔ آخر جب ہسپتال دوبارہ کھلا تو عوام نے پہلے سے بڑھ کر خوشی کا اظہار روایتی رنگ میں کیا۔ اور مریضوں کی تعداد بھی بڑھتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ ڈاکٹر صاحب کو کرایہ کے مکان میں بے حد تنگی محسوس ہونے لگی تو ایک بڑا وسیع مکان خرید کر اس میں مزید کچھ حصے نئے بنا کر اس میں منتقل ہوگئے ہیں اس نئے ہسپتال کا حال محترم ڈاکٹر صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نام اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں۔

ہسپتال ہذا کی عمارت کا دیکھنے تو دیکھنے سے ہی اندازہ ہو سکتا ہے۔ لیکن حضور کو روشناس کرانے کے لئے بعض تفاصیل درج کرتا ہوں۔ ہسپتال ہذا کے آؤٹ ڈور بلاک میں کمرہ انتظار کے علاوہ آٹھ کمرے ہیں۔ کمروں کے درمیان میں برآمدہ ہے۔ ان کمروں کے علاوہ غسلخانے بیت الخلاء کی سہولت مہیا ہے۔ ہر ایک کمرے میں الگ الگ شعبے یعنی رجسٹریشن۔ طبی مشورہ۔ انجکشن روم۔ ڈسپنسری۔ مرہم پٹی کا کمرہ۔ اور میڈیکل سٹور ہے۔ بقیہ دو کمروں میں سے ایک میں لیبارٹری ہوگی۔ اور دوسرے میں آئندہ ایکس رے (X-RAY) حسبِ توفیق لگایا جائے گا۔ ہسپتال کے (INDOOR) میں پانچ وارڈ ہیں جن میں سے تین بڑے وارڈ ہیں اور دو چھوٹے وارڈ ہیں۔ کُل پچیس بستروں پر مشتمل ہے۔ دو بستروں کے درمیان بہت کشادہ جگہ میسر کی گئی ہے۔ اپریشن تھیٹر تین کمروں پر مشتمل ہے۔ اپریشن کا کمرہ ۱۳ × ۱۹ فٹ ہے۔ فرش اور دیواروں پر ٹائلز لگے ہوئے ہیں۔ ایک کمرہ STERLIZATION ROOM ہے۔ فلش سسٹم مہیا کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ (LININ STORE) کپڑوں کا سٹور ہے۔ ڈیوٹی روم ہے۔ ہسپتال ہذا کی عمارت شرقاً غرباً واقع ہے۔ ہر دو جانب برآمدے ہیں۔ تمام کھڑکیوں میں (LOUVRES) لگے ہوئے ہیں۔

سامنے وسیع لان ہے۔ اور آنے جانے کے لئے علیحدہ علیحدہ سڑکیں ہیں۔ اُوپر کی منزل میں وسیع و عریض رہائش ہے۔ چھت کنکریٹ کا ہے۔ اس عمارت کو دیکھ کر فارسی کا یہ مصرع مُنہ سے بے ساختہ نکلتا ہے۔ ع

این سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ!

ٹیچی مان میں احمدیہ ہسپتال ڈاکٹر بشیر احمد خان صاحب نے شروع فرمایا تھا۔ وہاں پر عیسائی مشنری ہسپتال میں آپ کو اپریشن کے لئے بلوایا گیا تھا۔ اب ان کی جگہ انگلستان سے ڈاکٹر نذیر احمد صاحب نے لی ہے۔ جنہوں نے آنکھوں کے اپریشن بھی شروع کر دیئے ہیں۔ اور تازہ رپورٹوں سے پتہ چلتا ہے کہ وہاں بھی مریضوں کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ ہو رہا ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

احمدیہ ہسپتال کوکوفو (گھانا) کے انچارج بریگیڈیر (ریٹائرڈ) ڈاکٹر غلام احمد صاحب نے اپنے خط مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۷۲ء میں تحریر کیا ہے:-

"بعض مریض ایسے بھی ہیں جو ایک ایک سو میل کا سفر طے کر کے آتے ہیں ایک اکرا کا رہنے والا مریض تھا وہاں کے بڑے ہسپتالوں اور نامی گرامی ڈاکٹروں سے علاج کراتا رہا لیکن آرام نہ آیا۔ میرے پاس صرف دو دفعہ آیا۔ بعد میں اُس نے اکرا سے خط لکھا کہ وہ بالکل صحت یاب ہو گیا ہے۔ نیز بہت شکر گزاری کا اظہار کیا یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل و کرم ہے اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعاؤں کی قبولیت کا اثر ہے ورنہ مَیں تو یہاں ڈرتے ڈرتے ہی آیا تھا کہ خدا جانے میں یہاں کام کر بھی سکونگا یا نہیں۔ کیونکہ ساری عمر میرے کام کی نوعیت مختلف رہی تھی۔ الحمدللہ اب تسلی ہے اور لوگ بھی سب خوش ہیں۔"

تعلیمی سرگرمیاں

غانا میں چار ہسپتالوں کی مدد سے اب سات نئے احمدیہ سیکنڈری سکول بھی کھولے جا چکے ہیں۔ شمال میں وا کے مقام پر نصرت جہاں گرلز اکیڈیمی ۱۹۷۰ء میں شروع کی گئی تھی۔ جو اب اپنی وسیع و عریض نئی عمارت میں منتقل ہو چکی ہے۔ سکول کے ساتھ ہی بورڈنگ ہاؤس اور پرنسپل صاحبہ کا مکان بھی بن چکے ہیں۔ ابتدائی طور پر اس عمارت پر ۵ لاکھ روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ علاوہ ازیں فومینہ سلاگا۔ پوٹسن اور اسکورے سکولز کی بھی اپنی نئی عمارتیں بن رہی ہیں۔

باقی دو سکولز ایساچر اور نکورانزاہ میں ہیں جن کی عمارتوں کی تیاری شروع ہے۔ نکورانزہ سکول وہاں کی مقامی کونسل نے شروع کر رکھا تھا۔ اس سال کے شروع میں ان کی درخواست حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے قبول فرماتے ہوئے یہ سکول نصرت جہاں پروگرام کے سپرد فرمایا۔ اور چند ماہ بعد رجسٹرار کونسل نے سکول کی نئی حالت کو دیکھ کر فرمایا:-

"مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ سکول جب جماعتِ احمدیہ کے نظم و نسق میں نہیں تھا تین دفعہ انتہائی ناسازگار حالات میں سے گذرا۔ بہت سے لوگوں کے دلوں سے اعتماد اُٹھ چکا تھا۔ اب آپ (احمدیہ مشن) کے حسن انتظام، دُور بینی اور بے لوث خدمات کے نتیجہ میں یہ سکول دوبارہ سُرعت کے ساتھ زندہ ہو رہا ہے۔"

انہی سرگرمیوں سے متاثر ہو کر جماعت احمدیہ غانا کی ۴۷ ویں سالانہ کانفرنس کے موقع پر ۵ رجنوری ۱۹۷۳ء کو صدرِ حکومت کے خاص نمائندے کرنل P.K.NK egbe (جو کمشنر برائے تعلیم ہیں) نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا:-

"غانا کی قومی کونسل (صدر اور وزراء) بہت ہی شکر گزار ہے کہ جماعتِ احمدیہ ایک لمبے عرصہ سے ملک کی اقتصادی اور معاشرتی ترقی کے لئے مفید کام کر رہی ہے جماعتِ احمدیہ ملک کے عوام کی طبی، تعلیمی اور رُوحانی میدان میں جو شاندار خدمات بجا لا رہی ہے ان سے لوگ متعارف ہیں۔ اور وہ شکریہ کے لائق ہیں۔"

خود صدرِ مملکت غانا نے احمدیہ وفد سے کہا:-

"بلاشبہ آپ کے مذہب نے جو دنیا کے عظیم ترین مذاہب میں سے ایک ہے، اہلِ گھانا کو فیض پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ مَیں اُمید رکھتا ہوں کہ آپ لوگ گھانا کی تعمیر و ترقی میں اسی طرح آئندہ بھی ہاتھ بٹاتے رہیں گے آپکی جماعت اہلِ گھانا کی جو خدمات بجا لا رہی ہے، حکومت اس سے اچھی طرح باخبر ہے اور اس بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم آپکے ازحد ممنون ہیں کہ آپنے اس حکومت کی تعمیر و ترقی میں شریک ہو کر اہم کردار ادا کرنا ضروری سمجھا ہے۔"

(گائیڈنس نومبر ۱۹۷۱ء)

نتیجہ امتحان ناصرات الاحمدیہ بھارت منعقدہ ماہ ستمبر ۱۹۷۳ء

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

ناصرات الاحمدیہ بھارت کے سال ۷۳ء کے لئے تینوں گروپس کے لئے "مختصر تاریخ احمدیت راہِ ایمان اور یاد رکھنے کی باتیں" میں سے کورس مقرر کیا گیا تھا جس کا امتحان ماہ ستمبر ۱۹۷۳ء میں لیا گیا۔ کل دس ناصرات نے حصہ لیا اور اسمیں ۲۰۸ لڑکیاں شامل ہوئیں۔ جن میں سے ۱۹۹ کامیاب ہوئیں۔ الحمدُ للہ۔

۱۔ لجنہ اماء اللہ قادیان کے تینوں گروپس کو دوسری ناصرات کے ساتھ مقابلہ میں شامل نہیں کیا گیا۔

۲۔ قادیان کے علاوہ باقی تمام ناصرات کا گروپ اول اور دوم کا آپس میں مقابلہ تھا جن میں گروپ اول میں **اوّل** زاہدہ بیگم کیرنگ۔ **دوم** امۃ النصیر بشریٰ حیدر آباد اور **سوم** سیدہ نور پیکر اور حور پیکر حیدر آباد آئیں۔

۳۔ گروپ دوم میں **اوّل** صبیحہ بیگم حیدر آباد۔ **دوم** عشرت جہاں مدراس۔ **سوم** مریم صدیقہ مدراس۔

۴۔ گروپ سوئم کا چونکہ زبانی امتحان ہر جگہ کی ناصرات کے عہدیداران نے خود لیا تھا اس لئے ہر جگہ کی اوّل۔ دوئم۔ سوئم ان کی اپنی ناصرات میں سے ہوں گی۔ جن کے ناموں کے آگے پوزیشن لکھ دی ہے۔

۵۔ نتیجہ کے ساتھ ہی تمام کامیاب ہونے والی بچیوں کو سندات بھجوائی جا رہی ہیں۔ اسی طرح جن بچیوں نے پوزیشن حاصل کی ہے اُن کو مرکز سے انعامات بھجوائے جا رہے ہیں۔ اگر کسی کو نہ ملیں تو براہِ مہربانی نگران ناصرات، اطلاع دیں ❖

امۃ القدوس صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ناصرات الاحمدیہ قادیان

معیار اوّل کل نمبر ۱۰۰

نام ممبرات		نمبر حاصل کردہ
عزیزہ فرزانہ ملکہ		۷۵
" ثریا سلطانہ		۵۸
" فہمیدہ بیگم		۶۳
" نسیم اختر		۶۴
" بشریٰ بیگم بنت دین محمد صاحب		۳۳
" دردانہ شاہین		۵۴
" امۃ العزیز		۷۸
" بشریٰ بیگم		۷۴
" صغیر النساء		۶۳
" صدیقہ قیصرہ		۵۳
" صادقہ طیبہ		۴۸
" ناصرہ بیگم		۶۲
" امۃ الباسط		۸۲
" ریحانہ پروین		۵۴
" فریدہ عفّت	(اوّل)	۹۴
" زیب النساء		۶۳
" بشریٰ بیگم بنت ولی محمد صاحب		۴۶
" امۃ القدیر		۳۸
" رفعت سلطانہ		۶۷
" امۃ القدوس	(دوم)	۸۹
" امۃ المجیب نصرت		۶۰
" امۃ الکریم کوثر	(سوم)	۸۵
" عقیلہ عفّت		۴۲
" امۃ الرشید		۷۹
" امۃ العزیز بنت غلام ربانی صاحب		۴۰
" مبارکہ شاہین		۴۳

عزیزہ نصرت سلطانہ	(دوم)	۸۹

ناصرات الاحمدیہ حیدر آباد

عزیزہ امۃ النصیر بشریٰ	(دوم)	۶۵
" سیدہ نور پیکر	(سوم)	۶۴
" سیدہ حور پیکر	(سوم)	۶۴
" نعیمہ بیگم		۴۵
" سلیمہ بیگم		۳۵

ناصرات الاحمدیہ شموگہ

عزیزہ امۃ المجیدہ		۵۱

ناصرات الاحمدیہ رانچی

عزیزہ مبصرہ احمد		۳۴
" روبینہ احمد		۲۳

ناصرات الاحمدیہ کلکتہ

عزیزہ عائشہ سلطانہ		۵۶

ناصرات الاحمدیہ بینگال

عزیزہ رابعہ بیگم		۵۷

ناصرات الاحمدیہ کیرنگ

عزیزہ عالم آرا بیگم		۵۴
" زاہدہ بیگم	(اوّل)	۶۸
" اشہر بیگم		۶۴
" نعیمہ بیگم		[illegible]

معیار دوم کل نمبر ۱۰۰

ناصرات الاحمدیہ قادیان

نام ممبرات		نمبر حاصل کردہ
عزیزہ بشریٰ صادقہ بنت محمد خضر صاحب		۵۲
نادرہ نسرین		۶۳
امۃ الوحید		۶۶
منصورہ بیگم بدر	(اوّل)	۹۵
رفعت سلطانہ		۶۲
امۃ المومن		۷۶
راشدہ منصورہ		۵۳
شاہدہ سلطانہ		۶۴
مبارکہ طیبہ		۳۷
بشریٰ بیگم		۶۴
حمیدہ عظمت		۷۴
امۃ الباسط		۴۸
محمودہ شوکت	(سوئم)	۷۹
فردوس بیگم		۷۷
طاہرہ صدیقہ		۷۶
امۃ الکبیر		۶۰
ساجدہ شاہین		۴۹
امۃ الجمیل		۵۸
ناصرہ پروین		۵۰
امۃ القدوس		۴۷
امۃ الرؤف		۷۰
شمیم اختر		۷۵
نعیمہ بشریٰ		۵۶
سلیمہ شہناز		۶۱
امۃ القدیر		۳۷
امۃ الکریم		۶۰
ناصرہ بیگم		۵۷
امۃ المجید		۷۱
عائشہ بیگم		۴۲
مجیدہ نصرت		۳۹
نصیر النساء		۶۸
نزہت طیبہ		۳۳
فرحت جہاں		۶۰
امۃ الہادی	(دوئم)	۸۷
امۃ الحفیظ		۴۲
شاہینہ نازنین		۴۷
[illegible]		۳۳
ناصرہ بیگم		۵۶
شوکت النساء		۵۰
زینت النساء		۴۴
امۃ القدیر شاکرہ		۴۱
زینب نسرین		۵۴
ناصرہ بیگم		۴۵
فرخندہ بیگم		۶۷
بشریٰ پروین		۳۷
امۃ المنصیر اختر		۴۶

ناصرات الاحمدیہ حیدرآباد

عزیزہ صبیحہ بیگم	(اوّل)	۸۳
سلیمہ صادقہ		۶۸
امۃ الحی تحسین		۶۲
عالیہ سلطانہ		۶۰
آمنہ فاطمہ		۵۶
امۃ النعیم		۵۵
زکیہ سلطانہ		۵۰
قدسیہ بیگم		۴۶
خالدہ بیگم		۴۰
عالیہ پروین		۳۶

ناصرات الاحمدیہ سکندرآباد

عزیزہ امۃ الحفیظ	۴۰
رضیہ	۵۴
نزہت	۵۶
عطیہ	۷۶

ناصرات الاحمدیہ شموگہ

عزیزہ بدر النساء	۶۳
بشریٰ بیگم	۵۱
سیدہ فضل النساء	۷۳

ناصرات الاحمدیہ رانچی

عزیزہ افشاں احمد	۳۳

ناصرات الاحمدیہ کلکتہ

عزیزہ وحیدہ سلطانہ	۴۸
نصرت جہاں خیری	۴۹

ناصرات الاحمدیہ بنگلور

عزیزہ عابدہ بیگم	۴۸
نسرین بیگم	۴۰

ناصرات الاحمدیہ مدراس

عزیزہ مریم صدیقہ	(سوئم)	۷۷
عشرت جہاں	(دوم)	۷۸

ناصرات الاحمدیہ پینگال

عزیزہ [illegible]	۴۶
[illegible]	۵۳
شاہدہ بیگم	۴۶

معیار سوئم الف کل نمبر ۵۰

قادیان

عزیزہ امۃ الحمید		۴۲
ریحانہ متین		۴۳
زکیہ بیگم		۳۸
امۃ الحفیظ حافظ آبادی	(سوئم)	۴۷

عزیزہ امۃ الحفیظ گجراتی		۳۵
نصیرہ سلطانہ		۴۰
مریم صدیقہ حمید		۴۲
امۃ الحی		۴۰
عارفہ سلطانہ		۴۰
امۃ الوہاب		۳۹
امۃ الشکور		۴۶
قمر النساء	(اوّل)	۵۰
حسنیٰ صادقہ		۳۳
راشدہ رحمٰن	(اوّل)	۵۰
فریدہ عفت	(سوم)	۴۷
حلیمہ قریشی	(دوم)	۴۸
طاہرہ مبارکہ حمید		۴۴
نصیرہ ساجدہ		۴۰
نسیم اختر		۳۳
محمودہ پروین		۳۸
صادقہ بیگم		۲۵
بشریٰ ربانی	(دوم)	۴۸
بشریٰ نصرت		۳۹
بشریٰ رقیہ		۳۶
امۃ النصیر		۴۶
سلمیٰ صدیقہ		۲۴
جہاں آراء		۳۰
تسنیم النساء		۴۱
مبارکہ طیبہ	(سوم)	۴۷
امۃ الباسط بشریٰ		۲۹
منیرہ صادقہ		۲۹
رشید بیگم		۲۵
راشدہ سلطانہ		۴۲
طلعت شاہین		۴۳
جمیلہ بیگم		۳۳
امۃ المنان		۳۴
فریدہ بیگم پونچھی	(اوّل)	۵۰
مبارکہ بیگم		۳۵
سعیدہ بیگم		۳۵
ساجدہ پروین		۴۱
امۃ خاتون		۲۷
بشریٰ صادقہ		۴۳
ملکہ منزہ		۴۲
زبیدہ خانم		۲۹
حمیدہ خانم		۳۷

معیار سوئم ب

قادیان

عزیزہ امۃ الباری		۴۳
طیبہ مبارکہ	(اوّل)	۵۰
طاہرہ شوکت	(اوّل)	۵۰
بشریٰ شوکت	(سوم)	۴۶
امۃ النصیر بشریٰ		۴۲
رضیہ بیگم	(دوم)	۴۹

عزیزہ راشدہ پروین عارف		۴۴
طلعت بشریٰ		۲۵
شوکت منورہ		۴۲
امۃ الوحید		۲۹
امۃ الحی		۱۹
راشدہ پروین		۲۳
امۃ الرزاق بشریٰ		۳۵
طاہرہ بشریٰ		۴۱
امۃ الہادی		۳۳
طاہرہ صدیقہ ملک		۲۰
سعیدہ پروین		۳۶
بشریٰ بیگم نذیر منگلی صاحب		۲۰½
عزیزہ مبارکہ		۳۰

حیدرآباد

عزیزہ فہمیدہ	(اوّل)	۴۹
طیبہ صدیقہ	(دوم)	۴۵
امۃ القیوم پرویزہ	(دوم)	۴۵
امۃ العزیز		۳۹½
مبشرہ پروین	(سوم)	۴۴½
رفیعہ بیگم		۳۶½
نصرت جہاں		۳۶
امۃ الناصر		۳۵
زکیہ بیگم		۲۸

سکندرآباد

عزیزہ انیسہ	(دوم)	۲۶
امۃ المتین	(اوّل)	۳۹
امۃ النفیس		۲۱

شموگہ

عزیزہ حسیناں	(اوّل)	۳۴
نجمہ	(دوم)	۳۳
ملکہ	(اوّل)	۳۴
خدیجۃ الکبریٰ		۲۹
امۃ العلیم		۲۹
زرینہ		۲۸
یاسمین	(دوم)	۳۳
فضل النساء	(دوم)	۳۳
مشتری		۲۵
ظفر النساء		۱۷
قمر النساء		۲۵
یاسمین		۱۸
شاہین		۱۳
امۃ السمیع		۳۱

رانچی

عزیزہ درخشاں بیگم	(اوّل)	۴۴
فوزیہ مسرت	(دوم)	۴۱

کلکتہ

عزیزہ روبینہ انجم	(سوم)	۴۴

عزیزہ ثمینہ انجم	(دوم)	۴۵
" ناصرہ بیگم	(اوّل)	۴۷

بنگلور

عزیزہ رابعہ بصری	(دوم)	۲۹
" طاہرہ بیگم	(سوم)	۲۸
" تسنیم بیگم	(اوّل)	۴۷

مدراس

عزیزہ نثار احمد		۲۷
" وحیدہ عمر	(دوم)	۳۶
" رشیدہ عمر	(اوّل)	۳۷
" فریدہ کمال الدین	(اوّل)	۳۷
" مجیدہ		۳۱

اخبار قادیان

قادیان ۶ رمارچ ۔ مکرم مولوی فتح محمد صاحب اسلم درویش کے بیٹے مبارک احمد کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا ۔ زبیر احمد طاہر نام تجویز کیا گیا ۔ عزیز نومولود کی درازیٔ عمر اور خادمِ دین ہونے کیلئے احباب دعا فرمائیں ۔

قادیان ۔ مورخہ ۱۵ رمارچ سے ۲۲ رمارچ تک مقاماتِ مقدسہ قادیان کی زیارت کے لئے کُل سات غیر ملکی مہمان تشریف لائے ۔ چنانچہ لنڈن سے مکرم بشیر احمد صاحب ۱۵ ؍۳ کو تشریف لائے اور اگلے ہی روز واپس تشریف لے گئے ۔ مکرم شیخ حمید احمد صاحب ۱۹ ؍۳ کو تشریف لائے پانچ روز قیام کے بعد ۲۳ ؍۳ کو واپس تشریف لے گئے ۔ مبلغ تنزانیہ (مشرقی افریقہ) مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب ۲۱ ؍۳ کو زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کے لئے تشریف لائے ۔ آپ ۲۷ رمارچ کو واپس تشریف لے جا رہے ہیں ۔ مکرم محمود احمد صاحب بھٹی آف لنڈن مع والدہ اور دو ہمشیرگان ۲۲ ؍۳ کو تشریف لائے تین روز قیام کے بعد ۲۴ ؍۳ کو واپس تشریف لے گئے ۔ اللہ تعالیٰ ان سب مخلصین کے اس سفر کو ہر طرح موجبِ برکت کرے اور سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو ۔

قادیان ۲۲ رمارچ ۔ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب مہار درویش کے ہاں لڑکی تولد ہوئی ۔ اللہ تعالیٰ بچی کو والدین کے لئے قرۃ العین بنائے ۔

★ ۔ ۲۳ رمارچ ۔ صبح ۹ ½ بجے مسجد اقصیٰ میں جلسہ یوم مسیح موعود اپنی روایتی شان کے ساتھ منعقد ہوا ۔ (اس سلسلہ میں مفصل رپورٹ دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیں)

★ ۔ ۲۴ رمارچ بعد نمازِ عشاء مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے زیر اہتمام مسجد مبارک میں ایک تربیتی جلسہ ہوا ۔ جس میں مبلغ تنزانیہ مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب نے مشرقی افریقہ کے ممالک میں اپنی ۳۵ سالہ کامیاب تبلیغی مساعی کے نہایت درجہ ایمان افروز واقعات سُنائے ۔ فجزاہُ اللہ تعالیٰ ۔

★ ۔ ۲۵ رمارچ ۔ آج یہاں مقامی طور پر صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے تحت مہینہ کی آخری سوموار کو احبابِ جماعت نے نفلی روزہ رکھا ۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین ۔

درخواست ہائے دُعا : (۱) ۔ مکرم سید فضل احمد صاحب کے بیٹے عزیزان سید محمود احمد اور سید طارق احمد علی الترتیب بی ۔ اے ہسٹری آنرز فائینل اور بی ۔ اے آنرز فرسٹ ایر کا امتحان دے رہے ہیں ۔ میں احبابِ جماعت کی خدمت میں ہر دو عزیزان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں ۔ اللہ تعالیٰ تائید و نصرت فرمائے اور شاندار کامیابی عطا کرے ۔

خاکسار : مرزا وسیم احمد قادیان

(۲) مکرم گلزار خان صاحب موسیٰ بنی مائینز کے دو بچے سخت بیمار ہیں ۔ وہ اپنے بچوں کی صحت یابی کے لئے قارئینِ بدر سے دعا کی درخواست کرتے ہیں ۔ انہوں نے درویش فنڈ میں ۲۰/- روپے بھجوائے ہیں ۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

ہر قسم کے پُرزے

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور گاڑیوں کے ہر قسم کے پُرزہ جات کے لئے آپ ہماری خدمات حاصل کریں :-

اعلیٰ کوالٹی اور نرخ واجبی

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS, 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

فون نمبرز :- دکان 23-1652 23-5222 مکان 34-0451

تار کا پتہ :- "AUTOCENTRE"

قرآنِ کریم کی توسیعِ اشاعت کا اہم فریضہ بقیہ اداریہ (۲)

کیونکہ یہاں کی احمدی جماعتیں خلوص، محبت اور خدمتِ دین کے سلسلہ میں بیرونی جماعتوں سے کسی صورت میں فروتر یا پیچھے نہیں ہیں ۔ باعثِ مسرت ہے کہ یہاں بھی بعض جماعتوں نے حضور انور کی اس سکیم پر عمل درآمد کیا ہے چنانچہ ہمیں کلکتہ کی جماعت کے بارہ میں علم ہو کر بہت خوشی ہوئی اور ان کے حق میں دل سے دُعا نکلی کہ وہاں کے دوستوں نے قادیان سے ترجمۃ القرآن انگریزی کے نسخے منگوا کر جماعتی انتظام کے ماتحت وہاں کے ہسپتالوں اور لائبریریوں میں رکھنے کی سعادت پائی ہے ۔ اس کے ساتھ اسلام و احمدیت کا دیگر لٹریچر بھی مذکورہ مقامات پر رکھوایا ہے ۔ اسی طرح اپنے خرچ پر محض ثواب کی غرض سے سنجیدہ مزاج افراد کے نام اخبار بدر کے پرچے بھی جاری کرائے ہیں ۔ اور خدا کے فضل سے ان کی ایسی مساعی کے خوشکن نتائج نکل رہے ہیں ۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء ۔

ضرورت ہے اس بات کی کہ دوسری جماعتیں بھی اس نیک کام میں آگے آئیں ۔ درحقیقت یہی وہ میدان ہے جہاں مخلصین کے لئے ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کے مواقع خدا کی خوشنودی کا بڑا ذریعہ بن جایا کرتے ہیں ۔ جماعتوں اور احباب کو ایسے مواقع سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئیے ۔ ہندوستان کی ساٹھ کروڑ کی آبادی کو دینِ حق اور کتابِ ہُدیٰ کی طرف مؤثر طریق پر متوجہ کرنے اور اس کے علوم و معارف سے آگاہ کرنے کی ذمہ داری احبابِ ہندوستان پر ہے ۔ وقت تیزی سے گذر رہا ہے ۔ اور یہ حقیقت ہے کہ امام مہدیؑ کے ذریعہ دینِ اسلام کو روحانی غلبہ ہو جانا ہے ۔ مگر خوش قسمت ہے وہ احمدی جو موجودہ حالات کی نزاکت اور اہمیت کا احساس کرتے ہوئے خدمت و اشاعتِ دین کے لئے آگے آتا ہے ۔ اور جیتے جی اپنے لئے اجرِ عظیم کا سرمایہ جمع کر لیتا ہے ۔ اس سلسلہ میں حضرت امام مہدی علیہ السلام تو صاف طور پر فرما چکے ہیں کہ ؎

بمفت ایں اجرِ نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان ست ایں بہر حالت شود پیدا

یاد رکھئے ! اس ناپائدار زندگی کا کچھ اعتبار نہیں ۔ اس لئے چاہئیے کہ ہر مومن و مخلص کی زندگی کا ہر سانس خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کا ذریعہ بن جائے ۔ فی الوقت قرآن کریم کی خدمت و اشاعت سے بڑھ کر اور کوئی دوسری بڑی نیکی نہیں ہے ۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام ہر مخلص کو اس کی ذمہ داری کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بڑے ہی مؤثر اور جامع الفاظ میں فرما چکے ہیں ؎

اے بے خبر بخدمتِ فرقاں کمر بہ بند
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

وفقنا اللہ بما یرضیٰ ربنا تبارک و تعالیٰ ۔

کروم لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن ۵۸/۱ فیرس لین کلکتہ ۱۲

AZAD TRADING CORPORATION,
58/1 PHEARS LANE CALCUTTA-12
PHONE NO. 34-8407.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار ۔ موٹر سائیکل ۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کیلئے AUTOWINGS کی خدمات حاصل فرمائیے !

آٹو ونگس

AUTOWINGS
32 SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS – 600004
TELEPHONE NO. 76360

قادیان میں یوم مسیح موعودؑ کی تقریب پر کامیاب جلسہ

بقیہ صفحہ اوّل

"سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے عنوان پر کی۔ مقرر موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات المساجد مکانی والصالحون اخوانی و ذکر اللہ مالی وخلق اللہ عیالی۔ کی روشنی میں حضور علیہ السلام کی سیرت کے چیدہ چیدہ واقعات کو بیان فرمایا۔

اس کے بعد عزیز منور احمد کالا افغاناں نے

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کے زیر عنوان تقریر کی۔ عزیز نے آیات قرآنیہ فقد لبثت فیکم عمرًا من قبلہ افلا تعقلون اور ولو تقول علینا بعض الاقاویل کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو ثابت کیا۔

بعدہٗ خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام "ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے" سُنایا۔

اجلاس کی آخری تقریر مکرم ومحترم چوہدری عنایت اللہ صاحب مبلغ تنزانیہ کی تھی آپ کی تقریر کا عنوان "حضرت مسیح موعود ومہدی معہودؑ کے ذریعہ

تبلیغ اسلام زمین کے کناروں تک"

تھا۔ چونکہ آپ عرصہ ۳۵ سال سے افریقہ کے مختلف ممالک میں فریضہ تبلیغ بجالا رہے ہیں اس لحاظ سے اس عنوان کے تحت کی گئی تقریر ایک صاحب حال کی گویا آپ بیتی تھی۔ مقرر موصوف نے فرمایا کہ آج سے ۸۵ سال قبل اسی قادیان کی مقدس بستی میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ ظاہری حالات پر نگاہ کرتے ہوئے کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ آپؑ کی آواز ساری دُنیا میں پھیل جائے گی۔ اس وقت یا آپ تھے یا آپ کے چند فدائی صحابہ رضوان اللہ علیہم۔ ایسے وقت میں خدا تعالیٰ نے فرمایا "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔ فاضل مقرر نے الہام الٰہی کے الفاظ میں سب سے پہلے لفظ "میں" کی عظمت شان اور قدرتِ الٰہیہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ بس اسی قادر و توانا کی قدرت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ زمین کے کناروں تک پہنچی ہے۔ یہ سلسلہ یا احمدی احباب تو محض ایک وسیلہ ہیں حقیقت میں تو خدا تعالیٰ کی تقدیر ہی کام کر رہی ہے۔

مقرر موصوف نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ ۱۹۵۶ء میں حضرت مصلح موعودؓ کی اجازت سے افریقہ میں ایک گاؤں کا نام قادیان رکھا گیا۔ واقعہ یوں ہوا کہ کچھ افریقن احمدیوں کو اُن کے گھروں سے نکال دیا گیا۔ تب وہ ایک ایسے جنگل میں رہنے لگے جہاں خونخوار درندے اور دوسرے جنگلی جانور رہتے ہیں جس جگہ اُنہوں نے اپنے ڈیرے ڈالے تھے وہ جگہ بر لب سڑک تھی۔ جب میں وہاں گیا تو وہ لوگ نہایت اخلاص و پیار سے پیش آئے۔ میں نے پوچھا کہ اس جگہ کا تم نے کیا نام رکھا ہے؟ کہنے لگے کہ لوگ تو ہمیں قادیانی کہہ کر پکارتے ہیں اگر قادیان ہی نام رکھ دیں تو مناسب ہوگا۔ چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ کی اجازت اور منظوری سے اس گاؤں کا نام بھی قادیان رکھ دیا گیا۔

آپ نے حاضرین سے فرمایا کہ جس مبارک بستی میں آپ لوگ رہتے ہیں دیکھیں گے کہ اس بستی کے نام پر اور بہت سی بستیاں آباد ہوں گی۔ اور قادیان کا نام پیار ومحبت سے ساری دنیا میں لیا جائے گا۔ افریقہ میں تبلیغی مصروفیات کا ذکر فرماتے ہوئے متعدد ایسے ایمان افروز واقعات بیان کئے اور فرمایا دراصل خدا تعالیٰ کے فرشتے خود افریقہ میں تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ اور نیک طبیعتوں پر حقیقت کو آشکار کر رہے ہیں۔

مقرر موصوف نے دوران تقریر بتایا کہ میں ۱۸ سال کی عمر میں یہاں سے افریقہ گیا ۶ سال فوج میں رہا۔ میں نے فوج میں بھی تبلیغ کرنے کی اجازت لے رکھی تھی۔ اپنی تبلیغی رپورٹ کے ساتھ ساتھ حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں ہفتہ میں ایک بار ضرور دُعائیہ عریضہ لکھتا۔ انہی دنوں کی بات ہے کہ میرے ایک خیر خواہ دوست نے بتایا کہ چھ آدمی تم کو قتل کرنے کا منصوبہ بنا رہے ہیں۔ تم محتاط رہو۔ لیکن میں نے اس بات کو کوئی اہمیت نہ دی۔ کرسمس کی تعطیلات میں فوج کے ایک افسر نے مجھے باہر سیر کو چلنے کی دعوت دی۔ مگر اسی وقت ایک دوست کی طرف سے خط آیا کہ میرے پاس آئیں میں اسلام کے متعلق کچھ معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے سیر پر پیغام اسلام پہنچانے کو ترجیح دی۔ اور اس دوست کے پاس چلا گیا۔ یہ علاقہ بڑا خطرناک ہے۔ میں ایک بند کمرے میں بیٹھا پانچ آدمیوں کو تبلیغ کر رہا تھا۔ کچھ دیر بعد ان میں سے تین دوستوں نے بیعت کر لینے کا اظہار کیا۔ میں فارم نکال ہی رہا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی۔ چھ آدمی اندر آ گئے۔ میں پھر گفتگو میں مصروف ہو گیا کچھ دیر باتیں سُننے کے بعد اُن میں سے بھی تین بولے کہ ہماری بھی بیعت لے لیں۔ چنانچہ اسی وقت چھ آدمیوں نے بیعت فارم پُر کر دیئے۔ اس کے بعد جب میں اپنے ہمدرد دوست سے ملا۔ اور اُن سے ذکر کیا کہ خدا تعالیٰ نے مزید چھ دوست ہمیں عطا کر دیئے ہیں۔ وہ کہنے لگے کہ کون کون ہیں؟ جب نام بتائے گئے تو حیرت سے کہنے لگے کہ ان میں دوسرے تین تو ان میں سے ہیں جو تمہیں قتل کرنے کا منصوبہ بنا رہے تھے۔ اور خاص طور پر یہ اُن کے سرغنے تھے۔ محترم مبلغ صاحب نے تقریر جاری رکھتے ہوئے افریقہ کے اندر جماعت احمدیہ کی مقبولیت عامہ کا ذکر کرتے ہوئے واضح کیا کہ تنزانیہ میں عیسائی بھی معاندین احمدیت کو صاف صاف کہا کرتے ہیں کہ مسلمان تو صرف احمدی ہی ہیں۔ اور مخالفوں کے مقابل پر ہمارا ساتھ دیتے ہیں۔

مقرر موصوف نے زمین کے کناروں کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ اس سے مراد ہر ملک ہے یعنی اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر ملک میں احمدیت کو پہنچائے گا۔ یہ خدا تعالیٰ کی تقدیر ہے جو پوری ہو کر رہے گی۔ کوئی طاقت ایسی نہیں جو اس میں روک بن سکے۔ اس کے بعد عزیز محمد یوسف بٹ متعلم مدرسہ احمدیہ نے ایک کشمیری نظم خوش الحانی سے سُنا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

آخر میں صاحب صدر نے اجتماعی دعا کرائی۔ اور یہ بابرکت تقریب ٹھیک پونے بارہ بجے اختتام پذیر ہوئی فالحمد للہ علیٰ ذٰلک ؛

ضروری اعلان بسلسلہ انتخابات عہدیداران جماعتہائے ہندوستان

بابت سال ۱۹۷۴ء تا ۱۹۷۶ء

نظارت ہذا کی طرف سے انتخابات عہدیداران کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی روشنی میں ایک چھٹی سائیکلوسٹائیل کر کے مطبوعہ قواعد انتخابات کے ساتھ جملہ عہدیداران از مبلغین اور انسپکٹران مال کی خدمت میں بھجوائی گئی تھیں اور جماعتوں سے یہ درخواست کی گئی تھی کہ وہ سرکلر اور قواعد کی روشنی میں جلد اپنی اپنی جماعتوں کے عہدیداران کا انتخاب کروا کر اطلاع فرما دیں۔

بعض جماعتوں کی طرف سے جو انتخابات کی منظوری کے کاغذ موصول ہوئے ہیں ان میں اس بات کی وضاحت نہیں کی گئی کہ کیا عہدیداران کا انتخاب قواعد کے مطابق اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی روشنی میں عمل میں آیا ہے۔ لہٰذا اعلان ہٰذا کے ذریعہ تمام جماعتوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ جب انتخاب کے کاغذات منظوری کے لئے نظارت ہذا میں بھجوائیں۔ تو اس میں اس امر کی تصدیق کی جانی لازمی ہے کہ جملہ منتخب عہدیداران میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی شرائط پوری ہیں۔ جن جماعتوں کی طرف سے عہدیداران کے انتخابات کی منظوری کے کاغذات نظارت ہذا میں بھجوائے جا چکے ہیں۔ نظارت ہذا ان کو فردًا فردًا حضور کے ارشاد کی شرائط کی تصدیق کے لئے تحریر کر رہی ہے۔ لیکن مناسب ہوگا کہ وہ جماعتیں جنہوں نے انتخابات کی منظوری کے کاغذات نظارت ہذا میں بھجوا دیئے ہیں اس اعلان کو پڑھنے کے بعد فوری طور پر یہ تصدیق بھجوائیں۔ کہ منتخب عہدیداران میں حضور کے ارشاد کی شرائط پوری ہیں۔ ایسی تصدیق کے آنے کے بعد ہی انتخابات کی منظوری کی اطلاع بھجوائی جا سکے گی ؛

ناظر اعلیٰ قادیان

عظیم الشان ترقیاتی منصوبہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

وعدوں کی آخری میعاد ۳۰ اپریل تک

نظارت ہذا کی درخواست پر سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدوں کی میعاد ہندوستان کی جماعتوں کے لئے مورخہ ۳۰ اپریل ۷۴ء تک بڑھا دی ہے۔

چونکہ ڈاک کا سلسلہ نارمل نہیں ہے اس لئے جن جماعتوں کی طرف سے ابھی تک وعدوں کی فہرستیں نہیں آئیں وہ اپنی فہرستیں ۱۵ اپریل تک یہاں بھجوا دیں تا کہ بر وقت حضور انور کی خدمت میں پیش کی جا سکیں ؛

ناظر بیت المال آمد قادیان